

۱۰۱ سالہ عرس رضوی و اکسٹھ سالہ عرس شہمتی مبارک ہو

یہ مختصر رسالہ جس میں پاکستانی تنظیم نام نہاد دعوت اسلامی کی بنیادی اور واقعی خرابیوں کو مختصر طور پر اجاگر کیا گیا ہے۔ جس کو بنظر انصاف پڑھنے والا ضرور اس جماعت کی فریب کاریوں سے آگاہ ہو کر اس کتاب کی حمایت و تائید اور اس باطل جماعت سے نفرت کرے گا۔

پندرھویں صدی کا ایک عظیم فتنہ

نام نہاد دعوت اسلامی

مصنف

گداے خواجہ محمد یوسف مرزا نقشبندی
محلہ بھیبیان، چنور گڑھ، راجستھان



عسکری، ایکسٹری

درگاہ ظہری، خاندانہ عالیہ شہمتی، شہمت نگر، پہلی بھیت شریف

یہ مختصر رسالہ جس میں پاکستانی تنظیم نام نہاد دعوتِ اسلامی کی بنیادی اور واقعی خرابیوں کو مختصر طور پر اجاگر کیا گیا ہے۔ جس کو بنظر انصاف پڑھنے والا ضرور اس جماعت کی فریب کاریوں سے آگاہ ہو کر اس کتاب کی حمایت و تائید اور اس باطل جماعت سے نفرت کرے گا۔

پندرہویں صدی کا ایک عظیم فتنہ

نام نہاد دعوتِ اسلامی

مصنف

گدائے خواجہ محمد یوسف مرزا نقشبندی

محلہ چھپان، چنور گڈھ، راجستھان

موبائل نمبر: +919214987590

ناشر: عسکری اکیڈمی درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت، خانقاہ عالیہ شمتیہ، حشمت نگر

پیلی بھیت شریف، یوپی

موبائل نمبر: +91 8307029706, 9760863598

طالب دعا محمد ساجد صدیقی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : پندرہویں صدی کا ایک عظیم فتنہ نام نہاد دعوت اسلامی
 مرتب : گدائے خواجہ محمد یوسف مرزا نقشبندی
 اشاعت بارِ چہارم: بموقع ۱۰۱ سالہ عرس رضوی و ۶۱ سالہ عرس شہسختی ۱۴۴۱ھ، ۲۰۱۹ء
 ناشر : عسکری اکیڈمی پیلی بھیت شریف
 تعداد : پانچ ہزار (5000)

ملنے کے پتے

۱۔ رضامحل وچشتی شہسختی مرکز، خواجہ چوک، مسجد دیسوالیان، ڈیگی بازار، درگاہ اجمیر
 شریف 8094583786 , 91 9828041116 +

۲۔ جامعہ اہل سنت دارالعلوم حشمت الرضا، حشمت نگر، پیلی بھیت شریف

۳۔ جامعہ اہل سنت دارالعلوم حشمت الرضا، کرنیل گنج، کانپور 760863598

۴۔ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر، ماہم، گونڈہ 9760468846

۵۔ الجامعۃ الہادیۃ الحشمتیہ دارالعلوم احمد عمر ڈوسا، بھینڈی 9557125320

۶۔ شیر رضا اکیڈمی، وسئی روڈ، ضلع تھانہ

۷۔ صوفی بکڈپو، اہلی پورہ، کھنڈوہ، ایم پی 9009347200

۸۔ بزمِ محبانِ رضائے ادریس، رضا نگر، کھرپٹی، رونی سید پور، سیتا مڑھی، بہار

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد للہ رب العلمین والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم و
 علی آلہ و اصحابہ و ابنہ الغوث الاعظم و علی المعین الاعظم و
 علی الامام لاهل السنة اعلیٰ حضرتہ و علی مظهر اعلیٰ حضرتہ و
 علی مرشدنا الاعظم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی
 آلہ و سلم و رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ اما بعد!

دور حاضر میں آنے والی جماعتیں اور تنظیمیں جن سے اہل سنت و جماعت
 شدید انتشار کا شکار ہے اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ سارے افراد و تنظیمیں مسلک
 اعلیٰ حضرت کا کام کر رہی ہیں لیکن علماء ان کو دین کا کام کرنے نہیں دے رہے ہیں۔
 اس سلسلے میں کچھ اہم گزارشات اپنے احباب اہل سنت خصوصاً خواجہ تاج
 شان رضویت کے لئے تحریر کی جا رہی ہیں کہ وہ اس کو پڑھ کر انصاف سے فیصلہ
 کریں کہ کون صحیح راستہ پر ہے اور کون غلطی پر ہے۔ یہ حقیقت جاننے کے لئے آپ کو
 ماضی کی طرف لے جاتا ہوں کہ ایک تنظیم جس نے اپنا مونو گرام اعلیٰ حضرت کو بنایا
 جو دعوت اسلامی کے نام سے معرض وجود میں آئی۔ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر پاکستان
 میں ہے۔ اپنے دوران قیام کے ساتھ ہی اس تنظیم نے ہندوستان میں بھی اپنی
 شاخیں قائم کیں جس سے سب ہی واقف ہیں۔

ماضی قریب میں جب نام نہاد دعوت اسلامی نے ہندوستان کی سرزمین پر

اپنے قدموں کو رکھا تو علمائے اہل سنت نے اس کی ظاہری افادیت کے پیش نظر اس کا خیر مقدم کیا اور اس کو سراہا، غور طلب بات یہ ہے کہ اس تنظیم کی حوصلہ افزائی کے پیش نظر علمائے کرام نے عالم ہونے کے باوجود جہلاء کو درس کے لئے کھڑا کیا، عالم ہونے کے باوجود ان کے مبلغین کا درس سنا اور اپنے مقتدیوں کو سننے کی تلقین کی، خانقاہوں کے ذمہ داروں نے بھی ان کو اپنے قریب میں جگہ دی، علمائے کرام کا یہ عمل خالصتاً نیک نیتی پر مبنی تھا کہ اس تنظیم کے ذمہ داروں کی حوصلہ افزائی ہو اور اسلام و سنیت کی نشر و اشاعت زیادہ سے زیادہ ہو اور اعدائے دین خصوصاً وہابیوں دیوبندیوں کی فریب کاریوں سے قوم و ملت کو محفوظ کیا جاسکے۔ علمائے کرام کے اس بے لوث تعاون اور ان کے ساتھ چلنے کا یہ نتیجہ نکلا کہ دعوت اسلامی نہایت تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگی۔ علمائے کرام نے بھی اطمینان کی سانس لی کہ وہابیوں، دیوبندیوں کی تنظیمیں جیسے تبلیغی جماعت و جماعت اسلامی کا بدل ہو گیا۔ ابھی یہ سوچ پورے طریقے سے پائدار بھی نہ ہو پائی تھی، ابھی یہ سیل رواں بہنے بھی نہ پایا تھا کہ حالات نے کروٹ بدلی اور دعوت اسلامی جو کہ تبلیغی جماعت وغیرہ کے مقابل آئی تھی اور اپنا مونو گرام اعلیٰ حضرت کے نام کو بنایا تھا، آگے چل کر یہ تنظیم نہایت خفیہ انداز میں راہِ اعلیٰ حضرت سے ہٹنے لگی۔ دیکھنا یہ ہے کہ جو تنظیم اپنے لٹریچرس اپنی کتابوں میں قدم قدم پر اعلیٰ حضرت کا نام لیتے نہیں تھکتی ہے، اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے عشق کا زور دار دعویٰ کرتی ہے اس تنظیم کے بارے میں یہ کیسے

گمان کیا جاسکتا ہے کہ وہ تنظیم مسلکِ اعلیٰ حضرت کی حامی و مبلغ نہیں، وہ تنظیم کیونکر اعلیٰ حضرت کے مشن سے دور ہو جائے گی؟ لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ عشق چھپائے نہیں چھپتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہی تنظیم آگے چل کر اعلیٰ حضرت کی تحریروں سے روگردانی کرتی ہوئی نظر آتی ہے، مثلاً اس تنظیم نے اپنا بایلاج بنایا جس میں سب سے خطرناک اور مہلک ترین طریقہ کار اپنے اسٹیج سے رد و ہابیت سے انکار کو بنایا، اہل سنت کے اہم اور عظیم شعار محفل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا اپنے اسٹیج سے نہ ہونے کا اعلان، یا رسول اللہ کے نعرے سے پرہیز کا حکم وغیرہ وغیرہ۔ دعوتِ اسلامی کے اس رویہ کا ”ری ایکشن“ یہ ہوا کہ دعوتِ اسلامی میں ہی دو پھاٹ ہو گئے، جب یہ تنظیم دو حصوں میں تقسیم ہو گئی تو ایک حصے نے اپنے نام کے ساتھ لفظ ”سنی“ کا اضافہ کیا ”سنی دعوتِ اسلامی“ نام رکھا اور سفید عمامہ کو اپنی پہچان بنایا۔ قارئین! غور فرمائیں کہ ”سنی“ کی قید کا اضافہ ہی اس بات کا اعلان ہے کہ ان کے نزدیک دعوتِ اسلامی والے غیر سنی ہو گئے۔

لیکن آگے چل کر ان دونوں تنظیموں کا اندازِ فکر ایک ہو گیا۔ پھر کیا تھا یہ دونوں تنظیمیں اپنے اپنے ذاتی مفاد کے لئے آپس میں ہی لڑنے بھڑنے لگیں۔ پھر کیا نتیجہ نکلا؟ یہی کہ جس کا جہاں زور چلا اس نے اس محلہ کی مسجد، قصبہ، دیہات، پرگنہ، ضلع پر اپنا قبضہ کیا، اپنی جماعت کا مرکز بنایا۔ پھر یہ دونوں تنظیمیں اپنی اپنی طاقت مضبوط کرنے میں لگ گئیں، اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اپنے اپنے

امیروں کے مرید بڑھانے کا کام بڑے زور شور سے شروع ہو گیا۔ اس اٹھاپنک کا رزلٹ یہ نکلا کہ جو تنظیم وہابیوں، مودودیوں کی نام نہاد تبلیغی جماعت و جماعت اسلامی سے مقابلہ کرنے کے نام پر، اعلیٰ حضرت کے عشق اور اعلیٰ حضرت کے نام کے مونوگرام کا سہارا لے کر معرض وجود میں آئی تھی اب وہ تنظیم سنیوں سے ہی لڑنے مرنے میں سارا وقت صرف کرنے لگی۔ فکر دین سے زیادہ فکر دنیا، عمل خالص کے بجائے دکھاوا اور ریاکاری اُن جماعتوں کا شیوہ اور دستور ہو گیا۔ حال تو یہاں تک ہو گیا کہ اپنے ماننے والوں کو ذہن دینا شروع کیا کہ ”معاذ اللہ علماء نہ دین کا کام کر رہے ہیں نہ کرنے دے رہے ہیں، یہی جماعتیں مسلک اعلیٰ حضرت کا کام کر رہی ہیں۔“

پھر کیا تھا ان خود ساختہ امیروں کے ماننے والے ان کے اندھے مقلد ہو گئے، جو اُن کے امیر کہیں وہی شریعت، جس سے منع کر دیں وہی خلاف شریعت۔ اس کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں۔ جیسا کہ نام نہاد دعوت اسلامی اعلیٰ حضرت کے عشق کا نعرہ لگانے والی نے ٹی وی کو بڑی شد و مد کے ساتھ حرام کیا اور کئی کتابیں ٹی وی کے رد میں چھپوا کر ہزاروں کی تعداد میں بٹوائیں۔ اُن لٹریچرس میں اس بات کو بہت زیادہ عام کیا گیا کہ ٹی وی سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا دشمن ہے، ٹی وی کے رد کے بارے میں کئی خواب اپنے لٹریچر میں شائع کئے گئے، ٹی وی سے نفرت دلانے اور اس سے پرہیز و اجتناب کرنے کے لئے نہایت شدت سے

تحریک چلائی گئی۔ اس کے نتیجہ میں اس تنظیم والوں کے بقول اپنے امیر کا حکم سنتے ہی اس کے ماننے والوں نے ٹی وی کو چوراہوں پر جلوایا۔

لیکن ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرنے پایا تھا کہ جس ٹی وی کے بارے میں ان جماعت والوں کا اعلان تھا کہ ٹی وی سرکار کا دشمن ہے، جس ٹی وی سے نفرت اور اجتناب اور پرہیز کرنے کے بارے میں نہایت شد و مد سے تحریک چلائی گئی اب اسی ٹی وی کے بارے میں اس تنظیم کے تنخواہ دار اور پرائیویٹ مفتیوں کے ذریعے اسی ٹی وی کے لئے جواز کے غیر شرعی حیلے تلاش کئے جانے لگے اور جواز کا حکم صادر کر دیا گیا۔ نہ صرف جواز بلکہ ٹی وی دیکھنے کو کارِ ثواب تک قرار دیا گیا۔ یہ بات صرف زبانی جمع خرچ والی نہیں ہے بلکہ اس کا ثبوت ان کے لٹریچر میں موجود ہے۔
ملاحظہ فرمائیں:

اے گناہوں کے مریضو! چاہتے ہو گر شفا آن کرتے ہی رہو تم مدنی چینل کو سودا
مدنی چینل نار دوزخ سے اماں دلوائے گا انشاء اللہ آپ کو باغِ جناں دلوائے گا
(وسائلِ بخشش صفحہ ۶۳۳، ۶۳۴۔ از قلم الیاس عطار)

بہر حال! اب اسی دشمن سرکار کو گھر اور مساجد کی زینت بنالیا گیا۔ معاذ اللہ
رب العالمین۔ اور اس کے دیکھنے دیکھانے کو باعثِ اجر و ثواب کہہ ڈالا۔ یہاں تک
کہ اس حرام کو مدینہ طیبہ سے نسبت دیتے ہوئے ”مدنی چینل“ نام رکھ ڈالا، اس قسم
کے اعلانوں اور اسٹیکروں سے اس کی تشہیر کی گئی کہ ”جس کو مدنی چینل سے پیار ہے

اس کا بیڑا پار ہے، وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ ترجمہ قرآن کنز الایمان شریف کو انہوں نے جس کو اپنے مکتبہ سے شائع کیا بیک بیچ پر اس حرام کا ایڈ اور اس کو دیکھنے کی تشہیر کی گئی۔ معاذ اللہ۔

مگر مسلک اعلیٰ حضرت کو ماننے کا دعویٰ کرنے والی دعوت (غیر) اسلامی کے امیر اور اس کے تنخواہ دار، پرائیویٹ مفتیوں نے یہ نہ بتایا کہ ٹی وی کے جواز کے بارے میں کون سا حکم نسخ ہے کہاں سے آگیا؟ کہیں ایسا تو نہیں مرزا قادیانی کی طرح معاذ اللہ اس کے جواز کا حکم امیر کے اوپر الہام ہوا ہو، اس شیطانی خیال کے پس پردہ آگے چل کر نہایت خفیہ انداز میں معاذ اللہ نبوت کے لئے راستہ ہموار کیا جا رہا ہو؟ (استغفر اللہ ثم استغفر اللہ) اللہ تعالیٰ ایسے مکاروں کذابوں کی سازشوں، فریبوں سے ہم سب سنیوں کو محفوظ فرمائے۔ آمین!

اب ان سب حالات اور اس جماعت کی باطنی خباثتوں کے پیش نظر علمائے حق اور اسلام و سنیت کا حقیقی درد رکھنے والوں نے جب دیکھا کہ ان کے ”دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور“ تو پھر غیبی لشکر ابابیل کا انتظار کرنے لگے اور اپنے مقدور بھر عوام اہل سنت کو آگاہ کرنا شروع کر دیا، ان کے خطرناک عزائم اور سازشوں کا پردہ چاک کرنا شروع کیا، کتنے ہی لٹریچرس اور کتابیں اس سلسلے میں منصہ شہود پر آئیں۔ پھر کیا ہوا وہ بھی آپ کو معلوم ہے۔ کہیں امام پر حملہ، کہیں علماء کی توہین، کہیں حفاظ کو غنڈہ گردی کے ذریعے زد و کوب کر کے دبانے کی کوشش کی گئی،

کہیں سرمایہ کے ذریعے بہت سے نام نہاد مولویوں، اماموں، مفتیوں کی خرید و فروخت، کہیں جلسے کا لالچ، کہیں غیر ملکوں کے سفر کا لالچ دے کر اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی گئی۔

لیکن سچ کہا میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ہر دور میں میری امت میں ایک گروہ علماء موجود رہے گا جو حق کو حق، باطل کو باطل کہتا رہے گا۔ اس کا جلوہ دکھائی دینے لگا۔ پھر کیا تھا علمائے حق نے اپنی تحریروں، تقریروں کے ذریعے اس کا شد و مد کے ساتھ رد و طرد اور ہر موڑ پر ان کا تعاقب کرنا شروع کر دیا ان کی آزاد خیالی اور گمراہ کن نظریات سے اہل سنت و جماعت کو خبردار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کافی حد تک دعوتیوں کا خاتمہ ہو گیا اور عوام اہل سنت ان کے فتنوں سے باخبر ہو گئے۔ الحمد للہ رب العلمین۔ ان کی خرابیوں اور گمراہ کن نظریات کے بیان سے پہلے بطور تمہید چند کلمات اور کہنا چاہتا ہوں کہ ان جماعت والوں کا حال تو یہ ہو گیا ہے کہ اپنے امیر کے ذاتی مفادات کی فکر میں سرگرداں رہنا ان کا طریقہ کار بن گیا ہے، جو امیر کے خلاف کچھ کہہ دے اس سے لڑائی۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا نام نہاد دعوت اسلامی و سنی دعوت اسلامی والے مسلک کی فکر کرتے ہوئے غور کرتے کہ جہاں جماعت اسلامی کا زور ہے وہاں سے دشمنان مسلک رضا کی طاقت و قوت کو کم کریں، ان کے فریب سے قوم و ملت کو آگاہ کریں۔ لیکن نہیں! بلکہ اَلثَّائِبُ اَنْ بَاطِلُ جماعتوں سے اتحاد، ان کے ساتھ کھانا پینا، اور

سنی افراد پر طعن و تشنیع کرنا، سنی علماء پر حملے کرنا اور سنی مساجد پر اپنا قبضہ و تسلط جمانا، کہیں سنی عوام کو دھوکہ دینے کے لئے یہ کہنا کہ اسلام اخلاق اور نرمی سے پھیلا ہے۔ لیکن جب علمائے اہل سنت ان کی شرعی خرابیاں بیان کریں تو ان کے ساتھ بد اخلاقی اور گالی گلوچ اور مار پیٹ کو روا رکھا جائے۔ کیا نہیں معلوم نام نہاد دعوت اسلامی والو! ان نے مفتی ابوداؤد صاحب کو کس طریقہ سے زد و کوب کیا آج ڈڈیچہ کی وادی چیخ چیخ کر پکار رہی ہے لیکن افسوس آج اس کو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں کچھ زرخیز مولوی جو ان کے ہاتھ پک چکے ہیں ان کو یہ توہین علماء و مفتیان کرام شاید دکھائی نہیں دیتیں سچ کہا.....

افسوس! اخلاق کی بات کرنے والی پاکستانی جماعت سنیوں کے ساتھ حسن اخلاق کو بھول گئی شاید ان کے نزدیک سنی علماء کے ساتھ حسن اخلاق روا ہی نہیں۔ اپنوں سے سختی اور غیروں سے نرمی، جب وہابیہ دیابنہ کے رد کی بات آئی تو بجائے اس کے کہ اس کا سد باب کیا جائے مبلغین کو جاہل کہہ کر معاملہ ختم کرنے کی کوشش۔ کیا سنتوں کو زندہ کرنے کا دعویٰ کرنے والی جماعت کے نزدیک ردِ وہابیہ کرنا معاذ اللہ خلاف سنت فعل ہے؟ کیا اس جماعت کے نزدیک کلمہ شہادت و ضروریات دین پر ایمان لانے سے پہلے سنتوں پر عمل پیرا ہو جانا ہی مومن و نجات یافتہ ہونے کے لئے کافی؟ معاذ اللہ۔

کیا یہی اشداء علی الکفار رحماء بینہم کی عملی تفسیر ہے؟ کیا اسی کا

نام تبلیغ دین ہے؟ معاذ اللہ رب العلمین۔ اس پر بھی یہ نعرہ کہ دونوں تحریکیں مسلک کا کام کر رہی ہیں۔

• یہ خود ساختہ امیر اہل سنت جو خود ساختہ حکم فرمائیں وہی ان کے نزدیک معاذ اللہ شریعت ہے؟ کیا نہیں معلوم شاہجہاں پور کے رہنے والے ایک غریب معمر جو حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے چہیتے مرید حافظ فراست اللہ خان صاحب قبلہ رضوی کے خاندان کے افراد کو کس طریقے سے زد و کوب کیا گیا؟ آخر ان کی غلطی کیا تھی بس یہی کہ ایک جلسہ کروا کے علمائے حق کو بلا کر اس نام نہاد دعوت اسلامی پاکستانی تحریک کی خرابیاں عوام اہل سنت کے سامنے بیان کرائیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شاہجہاں پور سے بڑے پیمانے پر پاکستانی تنظیم کا خاتمہ ہو گیا۔ الحمد للہ رب العلمین۔ بس پھر کیا تھا اخلاقِ حسنہ کی دہائی دینے والی، وہابیہ کے ساتھ دوستی کرنے والی، سنتوں کا نام لیکر سنیوں کو دھوکا دینے والی پاکستانی تنظیم، اعلیٰ حضرت کا نعرہ دے کر شیدائیانِ اعلیٰ حضرت کو پھانسنے کی کوشش کرنے والی، نیز پاکستان کی دیندار نامی تحریک سے اتحاد کرنے والی دعوت اسلامی کے مبلغوں نے شاید اس رضوی بھائی کے ساتھ اخلاقِ رواہی نہیں سمجھا۔ اور تعجب یہ ہے کہ عشقِ اعلیٰ حضرت اور پیرویِ سنت کا دعویٰ برقرار ہے لہذا قارئین کرام غور کریں کہ ایک مومن مسلمان کو آزار پہنچانا کتنا گناہِ عظیم ہے۔ لیکن جو مولوی اُن کے ہاتھوں پک چکے ہیں کیا اُن کو نہیں معلوم کہ علماء کی توہین بر بنائے دین کفر ہے۔ نہیں۔ بلکہ اگر ان کے امیر و

دعوتی مولویوں کی کوئی توہین کر دے تو پھر ان کا رنگ دیکھئے۔

خیر ہمیں تو اپنے لوگوں کو ان کی مکاریوں کے بارے میں بتانا ہے تاکہ لوگ خود فیصلہ کریں کہ اس جماعت کی بنیاد صرف ریاکاری، دکھاوا ہے اور مسجدوں پر اپنا تسلط و عوام اہل سنت کو اپنا اندھا مقلد بنانا ہے۔ یہ ان کی تحریک کا ایک زبردست ٹارگیٹ اور سازش ہے کہ اپنے ان عزائم اور مقصد میں کامیاب ہونے کے بعد بظاہر جو نتائج ظہور پذیر ہوں گے وہ اس طرح کہ اب جو یہ کہیں گے وہ اسلام ہوگا اور جس سے منع کریں وہی مخالف اسلام ٹھہرے گا۔

کیا کسی کو ان اماموں، مولویوں کی بھی خبر ہے جو ان کے مظالم سے گزر چکے ہیں افسوس! کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔ یہ کہنے والے تو ملیں گے کہ کیا ان کے نزدیک یہ لوگ بھی ٹھیک نہیں جو سنتوں کو زندہ کر رہے ہیں، گھر گھر اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں، نماز روزہ کی تلقین کر رہے ہیں، ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں اسلام کی تبلیغ کے لئے کتابیں چھپوا کر شائع کر رہے ہیں، جن کی زبانیں الصلاة والسلام عليك يا رسول الله کہتے نہیں تھکتیں، نعتوں، درودوں، سلاموں کا ورد ان کے اجتماع اور ان کے لٹریچر میں بھرا پڑا ہے، جو اعلیٰ حضرت کے عشق اور محبت سے سرشار ہیں، کیا ایسی جماعت، ایسی تحریک، ایسے مبلغ، ایسے امیر بھی ٹھیک نہیں، کیا ایسا ممکن ہے؟ اگر یہ ٹھیک نہیں تو آخر کون ٹھیک ہوگا؟

تو آئیے! اس کو سمجھنے کے لئے ماضی کو دیکھنا ہوگا۔ جب نام نہاد جماعت

اسلامی تبلیغی جماعت کا جنم ہوا اس وقت علمائے حق نے تحریراً تقریراً اس کا رد فرمایا اس وقت بھی یہ سوال اٹھا کہ اللہ و رسول کا نام لینے والے، نماز روزہ کی تبلیغ کرنے والے بھی صحیح نہیں تو جواب یہ تھا کہ صرف نام لینا ہی کافی نہیں بلکہ اللہ و رسول کے دین پر ہونا ضروری ہے، اللہ و رسول کے بتائے ہوئے طریقے پر چلنا بھی ضروری ہے۔ یہ جماعتیں ظاہری زبان سے اللہ و رسول کا نام تو لے رہی ہیں لیکن اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم) کو گالیاں دینے والوں مثلاً اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انیسٹھوی، پیشوایان وہابیہ مرتدین لعنہ اللہ علیہم اجمعین کو اپنا مقتدا و پیشوا اور پیرمان رہی ہے اور حکم قرآن مجید جو گستاخ رسول کو اپنا مقتدا و پیشوا مانے وہ مسلمان نہیں۔ انہوں نے اپنی کتابوں جیسے ”حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس، فتاویٰ رشیدیہ و دیگر کتب وہابیہ دیابنہ مرتدین میں خدا و رسول کی بارگاہوں میں سخت سخت گستاخیاں، بے ادبیاں، دشنام طرازیاں بکریں اور کتابوں میں چھاپیں، کہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے علم پاک کو جانوروں اور شیطانوں سے کم تر ٹھہرایا، کہیں آپ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار، کہیں سرکار کی وسعتِ علم کا ثبوت نص قرآن شریف میں نہ ہونا، لیکن شیطان کی وسعتِ علم کا قرآن سے ثابت ہونے کا اقرار بلکہ سرکار کے وسعتِ علم کا قائل ان کے نزدیک مشرک وغیرہ وغیرہ۔ معاذ اللہ رب العلمین۔

لہذا علمائے حق کے رد کا نتیجہ یہ ہوا کہ الحمد للہ رب العلمین بھولے بھالے سنی

نام نہاد جماعت اسلامی و تبلیغی جماعت کے فتنوں سے محفوظ ہو گئے۔ پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان علمائے حق نے ان کا رد کر کے غلطی کی، اتنی بڑی اللہ و رسول کا نام لینے والی، گھر گھر جا کر کلمہ پڑھانے والی جماعت سے دور کر دیا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ جو انہوں نے کیا وہی حق تھا وہی صحیح تھا۔ ورنہ آج ہماری نسلیں اُن کے فتنوں سے محفوظ نہ ہوتیں۔ جیسا کہ آج کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کا نام لینے والے ہیں اگر دور کر دیا تو سب خراب ہو جائیں گے، پھر بات وہی آئے گی یہ بھی دھوکہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کا نام اگرچہ بیشک سنیت کی علامت اور پہچان ہے لیکن اعلیٰ حضرت کا نام اگر دل سے ہوتا تو اعلیٰ حضرت کی کتابوں اور آپ کے فرمان سے مخالفت نہیں ہو سکتی جیسا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں۔

”ردِ وہابیہ فرضِ اعظم ہے“

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۲۱، صفحہ ۲۵۶)

اور ان دعوتیوں کا خود ساختہ امیر اعلیٰ حضرت کے عشق کا دکھاوا کر کے سنیوں کو پھانسنے والا اپنی تنظیم کے منشور میں لکھے کہ ہمارے اسٹیج سے کسی باطل فرقے کا نہ رد ہو گا نہ تذکرہ۔ صرف اثباتی انداز میں گفتگو کی جائے گی۔ یہ کیسی گھلی ہوئی مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے بغاوت ہے جیسا کہ ان دعوتیوں کے عمل سے بھی ظاہر ہے جیسے وہابیوں، دیوبندیوں کے ساتھ اتحاد، جماعت اسلامی والوں کے ساتھ نرمی اور دیوبندی اماموں کے پیچھے نمازوں کا پڑھنا یہ ان دعوتیوں کے خود

ساختمیر کی شیطانی تحریرات کا نتیجہ ہے۔ اور حال اس مبلغ کی طرح ہے کہ جو
 اَللّٰہ، اَللّٰہ کی ضربیں لگانے میں تو کمال خشوع و خضوع کا ڈھونگ رچائے اور لا
 الہ کہنے، ردِ وہابیہ کرنے سے ان کا کلیجہ منھ کو آئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے نام نہاد
 مبلغین سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

حالانکہ علمائے اہل سنت بخوبی واقف ہیں کہ اصلاح یا تبلیغ کی جان
 ردِ بد مذہبیاں اور اس پر سختی ہے جیسا کہ اس کی افادیت پر ایک اقتباس ”العطایا
 الرضویہ فی الفتاویٰ الحشمتیہ“ سے نذر قارئین ہے۔

”وہابیوں، نیچریوں، قادیانیوں وغیرہم گمراہوں، مرتدوں کا زور گھٹایا
 نہیں؟ اس کے جواب میں یہ صلح کلی حضرات تو یہی کہیں گے کہ ”ہرگز نہیں گھٹا“.....
 لیکن اس کی سچی کیفیت کسی انصاف شعار واقف کار سے پوچھنا چاہئے..... کہ
 عبدالوہاب نجدی کی ذریت پر جو سختی کی گئی ہے اس کا کیا اثر ہوا، اگر وہ سختی نہ کی جاتی
 تو کیا اثر ہوتا۔

اگر ترکی سلطان سلیم ثالث اور محمد علی پاشا خدیو مصر رحمۃ اللہ علیہما کی طرح
 تمام موجودہ اسلامی سلطنتیں بھی مل کر نجدیوں کی موجودہ حکومتِ خبیثہ پر سختی کرتیں تو
 کیا شیطاں نجدیہ کے ہاتھوں مآثر متبرکہ کی پامالی اور مزاراتِ مقدسہ کی بے حرمتی
 ہوتی؟ کیا حرمین طیبین طہرہما اللہ تعالیٰ عن رجس النجدیہ
 اہل الشیخین میں وہابیت و نجدیت کی زبردست تبلیغ کا بے ایمان نجدیوں کو موقع

ملتا؟ کیا حضرات علمائے کرام و ساداتِ عظام، مجاورینِ بیت اللہ الحرام و مدینۃ النبی علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام یونہی کس مپرسی کے عالم میں شہید اور چلا وطن کئے جاسکتے؟

..... اور..... جس وقت دہلی میں اسمعیل دہلوی نے طوفانِ بے تمیزی پھیلایا اگر اُس وقت اس پر کامل سختی نہ کی جاتی تو کیا ایک عالم گمراہی سے محفوظ رہ سکتا؟ اسی سختی کا ایک نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ اُس کو دہلی چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ علیٰ هذا القیاس۔

اس کے بعد جس بد مذہب نے سراٹھایا اگر اس پر سختی نہ کی جاتی تو کیا مذہبِ اہل سنت کو صریح نقصان نہ پہنچتا؟..... اگر سرگروہ غیر مقلدینِ نذیر حسین دہلوی پر مکہ معظمہ میں سختی نہ کی جاتی، قید نہ کئے جاتے تو کیا اس وقت وہاں کے پوشیدہ غیر مقلدین جو ہندوستان سے وہاں جا کر بس گئے تھے مکہ معظمہ چھوڑ سکتے تھے؟..... کیا اگر غیر مقلدوں پر سختی کے ساتھ رد نہ کیا جاتا تو عوامِ اہل اسلام حدیث و قرآن کے نام سے سخت دھوکے میں نہ پڑ جاتے؟..... کیا اگر نیا چرہ کے رد میں سختی نہ کی جاتی، رسالہ ”نور الآفاق“، رسالہ ”امداد الآفاق“، رسالہ ”تائید الاسلام“ وغیرہا کتب و تحریرات کی، مرتد اکفر پیر نیچر کے رسالہ ”تہذیب الاخلاق“ کے رد میں اشاعت نہ کی جاتی تو ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد کا یہ قدیم سچا دینِ اسلام ہندوستان میں باقی رہ جاتا؟..... کیا اگر قادیانیوں کے رد میں سختی نہ کی جاتی تو ہندوستان کے کلمہ گو یوں کی اکثریت دجال قادیانی کی جھوٹی نبوت کا کلمہ پڑھتی نظر

نہ آتی؟

صلح کلیوں کے نزدیک اگر یہ باتیں پرانی ہو چکی ہیں تو ذرا حضور پر نور
آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہل سنت مجدد اعظم فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت
عظیم البرکت مولینا شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح مقدسہ کو بنظر انصاف دیکھیں..... کہ..... ایک طرف شش
امثالیوں اور ہفت خواتم والوں کا شدید فتنہ اٹھتا ہے..... دوسری سمت تفضیلیوں، چمر
توحیدیوں کا فسادِ عظیم پھیلتا ہے..... ایک جانب دیوبندیت و وہابیت کے طوفان
اٹھتے ہیں..... دوسری جانب ندویت و نیچریت کے سیلاب آتے ہیں..... ایک
سمت قادیانیت و چکڑالویت کی کفری گھٹائیں چھاتی ہیں..... دوسری طرف
ارتداد کی آندھیاں زور شور سے آتی ہیں..... فتنوں کی اندھیریاں گھیر لیتی ہیں
..... بد مذہبوں بے دینوں کی تاریکیاں محیط ہو جاتی ہیں..... پھر.....

جلالِ الہی کے مظہر..... جمالِ مصطفوی کے آئینے..... سرکارِ غوثیت
کے نائب..... امامِ اعظم کے وارث..... حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کیا کیا؟..... خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم پر
بھروسہ کر کے..... یا رسول اللہ کہہ کر..... لسانی و بیانی جہاد کے اس ہوشمربا
معرکے میں وہ شیرِ خدا کا شیرِ دلیر کو دپڑا..... اور..... اپنے نیزہ کافر شکار کی
قاہر مار سے..... اسلام و سنیت کے دشمنوں کے دلوں میں غار کر دیئے..... ان

کے قلب و جگر کے زخم وار سے پار کر دیئے..... کہ..... ان کے حمایتیوں کو چارہ
جوئی کے وار نہ رہے ۛ

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

اعدائے اسلام و دشمنانِ سنیت نے ناپاک اخباروں، نجس رسالوں، گندی
دوورقیوں، گھنونی چوورقیوں میں ملعون پروپیگنڈے بھی کئے..... دشنام بازیوں،
فحاشیوں کے خبیث مظاہرے بھی کئے، مقاطعے بھی کئے، دھمکیاں بھی سنائیں، گیدڑ
بھکیاں بھی دکھائیں..... مگر..... دینِ اسلام کے اُس مجددِ اعظم نے مرعوب ہو کر
..... کسی لالچ میں آ کر معاذ اللہ اُن خبیثاء سے دوستانہ، یارانہ، برادرانہ نہ منایا
..... ان کی طرف محبت و مودت کا ہاتھ نہ بڑھایا..... بلکہ..... اسلام و
سنیت کے خورشیدِ درخشاں و بدرِ تاباں کے عالم افروز چہروں سے ظلمت و کفر و
ضلالت کے بادل ہٹا دیئے..... دنیائے اسلام کو خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ
تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی سچی عزت و عظمت..... سچی الفت و محبت کے جلوے دکھا
دیئے..... ہر گمراہ بد مذہب، ہر مرتد و بے دین کی ضلالت و خباثت کے پرانچے
اڑا دیئے..... ہر باطل پرست کے جھوٹے دمدے مٹا دیئے..... مسلمانانِ اہل
سنت کو الحب فی اللہ و البغض فی اللہ کے شرابِ طہور کے چھلکتے ساغرِ پلا دیئے.....

لاکھوں مسلمانوں کو صلح کلیت کے جہنم سے بچا کر اسلام و سنیت کی صراطِ مستقیم پر ان کے قدم جمادیئے..... للہ انصاف!..... اگر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بد مذہبوں..... بے دینوں کے رد میں قرآنِ عظیم و حدیث شریف کی بتائی ہوئی شدت پر عمل نہ فرماتے تو آج کیا ہندوستان میں اس ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم سچے دین اسلام و مذہبِ اہل سنت کے پتے، نشان نظر آتے؟..... ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم.....“

(العطایا الرضویہ فی الفتاویٰ الحشمتیہ، صفحہ ۵۶۴)

بہر حال انہیں سب حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر ہم یہ سوچتے رہ گئے کہ اعلیٰ حضرت کا نام لے رہے ہیں، سنتوں کے لئے تبلیغ میں مصروف ہیں اگر ان کو دور کر دیا تو کافی لوگ باغی اور منحرف ہو جائیں گے۔ تو پھر معاذ المولیٰ تعالیٰ وقت ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ کہ اعلیٰ حضرت کا نام لیکر، سنتوں کی آڑ میں وہ ہماری نئی نسلوں کو خراب کرتے رہیں جیسا کہ آج پاکستان کے حالات ہیں کہ وہاں کے اکثر مدارس و مساجد اہل سنت و جماعت ان جماعتیوں، وہابیوں کے قبضے میں چلی گئیں۔

اس کام کے لئے پوری پلاننگ سے کام کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے محلہ کے بااثر لوگوں کو اپنے قریب لاتے ہیں، مسجد کے اماموں کو اپنا ہمنوا بناتے ہیں چاہے پیسے دے کر، یا بد معاشوں کے ذریعے ڈرا دھمکا کر (جیسا کہ شاہجہاں پور،

دھلیہ، اورنگ آباد شریف، خیرانی روڈ محمدی جامع مسجد ممبئی، لکھنؤ پور کھیری وغیرہ مقامات پر مسجدوں پر قبضہ جمانے کے واقعات اس پر شاہد ہیں) ہاتھ چوم کر، حضرت حضور کر کے دھوکہ دیتے ہیں۔ اس طریقے سے اپنے درس دینے کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ جب درس شروع ہو گیا اور اہل طاقت قریب آ گئے تو پھر قدم بقدم اپنا تسلط مضبوط کرتے جاتے ہیں، آخر کار مسجد پر دعوتی جھنڈا لہرانے لگتا ہے۔ پھر اس صورت میں امام کے سامنے دو راستے ہوتے ہیں۔ یا تو عطاری بنے اور ان کے رنگ میں رنگ جائے، یا مسجد سے استعفیٰ دے، جس کی کافی مثالیں موجود ہیں۔ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ان کا سب سے مضبوط سہارا پیسہ ہوتا ہے۔ علماء کو نذرانے، مبلغین کو ماہانہ وظیفے جو ایک خطیر رقم پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ خاص طور پر ان کا دعوتی چینل جس کا صرف مہینے بھر کا خرچ لاکھوں روپے پر مشتمل ہوتا ہے بلکہ کروڑ روپے سے بھی تجاوز کر جاتا ہے۔ یہ سب دیکھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ باطل جماعتیں اور سامراجی قوتیں عالم اسلام میں فتنہ پیدا کرنے کے لئے ان کی مدد کر رہی ہوں، کہیں تاریخ اپنے کو دہرا تو نہیں رہی ہے جس طرح سلطنت عثمانیہ کے زوال اور اس کے پس منظر پر نگاہ ڈالی جاتی ہے تو اس کا کردار ”لارینس آف عربیہ“ تاریخ کے پردے پر ابھر کر سامنے آتا ہے۔ اس سلسلے میں دوسرا نام ”ہمفرے“ کا بھی ہے۔ یہ وہ راز ہوتا ہے کہ جو صرف ایک دو افراد تک ہی محدود رہتا ہے، یہ وہ راز ہوتا ہے جو اس تنظیم

کے بانی کے سکے بھائی، بلکہ بیوی، بلکہ باپ سے بھی پوشیدہ ہوتا ہے۔ یہ وقت کا ایک عظیم لمحہ فکر یہ ہے۔ اس سلسلے میں کتاب ”ہمفرے کے اعترافات“ لائق مطالعہ ہے۔

ذرا غور کریں! اعلیٰ حضرت کہیں کہ رد فرض اعظم ہے جس کا فتنہ اٹھتا دیکھیں سد باب کریں۔ وعظ علماء کی ضرورت ہو تو وعظ کہلوائیں۔ اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کرائیں۔ حسب استطاعت اس فرض اعظم میں روپیہ صرف کرنا فرض ہے۔ لیکن بات بات پر اعلیٰ حضرت کا نام لینے والی دعوتی تحریک کا حال تو یہ ہے کہ یہ تنظیم کہے کہ ہمارے اسٹیج سے رد و ہابیت نہیں ہوگا۔ دین و مذہب میں خیانتیں پھیلانی جارہی ہیں۔ کہیں ذاکر نائک کے حوالے سے، کہیں طاہر پاکستانی کے ذریعے۔ لیکن افسوس! کہیں ان کے چینل پر ان کا رد نہیں، کہیں ان کے رد میں کوئی جلسہ، کوئی کتابچہ نہیں۔ اور اس جماعت کی سب سے معتبر کتاب ”فیضان سنت“ جو تقریباً تیرہ سو صفحات پر مشتمل ہے اس میں سب سے اہم سب سے پہلا بنیادی باب ”باب الایمان“ ہی غائب ہے۔ پوری کتاب پڑھتے جائیے نہ حفظ الایمان نہ براہین قاطعہ کا رد، نہ تحذیر الناس نہ تقویۃ الایمان کا رد، نہ صراط مستقیم نہ رسالہ میکروزی اور تذکیر الاخوان کا رد۔ یہ منہ اور دعویٰ سنیت، یہ منہ اور دعویٰ تبلیغ مسلک اعلیٰ حضرت کہ اس مذکورہ ضخیم کتاب میں جو دعوت غیر اسلامی کے ماننے والوں کے نزدیک معاذ اللہ حدیث و قرآن، مستند فتاویٰ سے بھی زیادہ معتبر جیسے

دیوبندی دھرم میں تقویۃ الایمان، تبلیغی جماعت والوں کے نزدیک ”فضائل اعمال“ نہ اس (فیضان سنت) میں دیوبندی کی ”دال“ نہ وہابی کا ”واو“ نہ رافضی کا ”ز“ نہ نیچری کا ”نون“ نہ قادیانی کا ”قاف“ نہ چکڑالوی کی ”چ“ نہ غیر مقلد کی ”غ“ نہ خارجی کی ”خ“۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

بلکہ انداز تو اس بد مذہب مبلغ کی طرح ہے جو تبلیغ کا ڈھونگ تو بہت رچے لیکن تبلیغ کرے تو صرف قرآن پاک کی انہیں آیتوں کو تلاوت کرے جس میں کسی کا رد معلوم نہ ہوتا ہو۔ لیکن اُن آیتوں کو زبان پر لانا ہی پسند نہ کرے جن میں کفار مرتدین منافقین کا واضح رد و ابطال ہے۔ تو کوئی کیا کہہ سکتا ہے زندگی بھر کی اس کی تبلیغ سے کسی کو صراطِ مستقیم مل سکتی ہے یا وہ خود ہی سیدھی راہ پاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور وہی اتحادی طرز بیان منہاجیوں کے ساتھ بھی جاری ہے۔ طاہریوں سے اندرونِ خانہ اتحاد بلکہ طاہریوں کی تعریف و توصیف اور عطاری کہے کہ سو سال میں طاہر جیسا محقق نہیں پیدا ہوا۔

مگر اہل سنت کے علماء پر حملے، علمائے حق پر طعن و تشنیع۔ واہ کیا تبلیغ ہے! کیا یہی مسلک اعلیٰ حضرت ہے؟ خیر جو تنظیم وہابیہ دیابنہ سے اتحاد کرے اس سے یہ شکوہ اور ان سے یہ کیا بعید کہ وہ طاہریوں سے اتحاد کی بات کرے۔ کیا کوئی عطاریوں سے پوچھنے والا ہے کہ جب علمائے اہل حق ان کا تحریراً تقریراً رد کریں عوام اہل سنت کو ان کے غیر شرعی بلکہ باطل عقائد سے روشناس کرائیں، مصطفیٰ پیارے کی بھولی

بھیڑوں کو بھیڑیوں کے حملوں سے بچائیں تو عطار یوں کی بولی یہی ہوتی ہے کہ علماء نے دین کا کام کیا ہے نہ کرنے دیں گے۔ اور یہی تنظیم مسلک اعلیٰ حضرت کا کام کر رہی ہے۔ شاید ان دعوتیوں کے نزدیک چینل چلانا اور ٹی وی کو گھر گھر اور مساجد میں پہنچانا ہی مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ان کے منشور کے مطابق ہمارے اسٹیج سے میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جلسے نہیں ہوں گے۔ کہیں کوئی سنی تنظیم ایسا منشور بنا سکتی ہے؟ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرمائیں۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گرا۔ تے جائیں گے

اس پر عطار یوں نے کہا کہ ہم فلاں شہر میں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جلوس نکالتے ہیں۔ لہذا ہم اس کے مخالف نہیں۔ تو پھر بات وہی تضاد بیانی والی آجاتی ہے کہ ایک جگہ انکار وہ بھی تحریر میں لیکن جب باز پرس کی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ ہم اس کے مخالف نہیں۔ لیکن اس طرح کی مثال تو دیوبندیوں میں بھی ملے گی۔ ان کے نزدیک تو عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم منعقد کرنا ہی شرک ہے۔ لیکن دور نہ جائیے یوپی کے شہر کانپور کا جلوس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو کہ ایک بہت بڑی تعداد پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس جلوس کی قیادت پر ان دیوبندیوں کی تنظیم جمعیت العلماء نے قبضہ کر رکھا ہے۔ کیا ان کے اس جلوس نکالنے کی بنیاد پر اس کو صحیح کہا جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ تو عوام اہل سنت کے

ساتھ دھوکہ ہے۔ اور گورنمنٹ کو اپنی قیادت دکھا کر دنیوی فائدہ حاصل کرنا ہے۔ اس مفاد کے لئے ان کے سامنے اب شرک و بدعت کی کوئی حیثیت نہیں، نہ کسی دلی اور سہارنپور والے کسی وہابی نے کانپور کے وہابیوں سے باز پرس کی کہ یہ شرک و بدعت والا کام کیوں کیا جا رہا ہے۔

اب ذرا قارئین کے سامنے ہم ان کے تھوک کے حساب سے گڑھے ہوئے خوابوں کے بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے۔

”دعوت اسلامی کے ایک اسلامی بھائی ۱۸ رمضان المبارک کا خواب بیان کرتے ہیں کہ خواب میں سرکار تشریف فرما ہیں اور فرشتوں نے حاضر ہو کر فرمایا کہ حضور اللہ تعالیٰ نے الیاس قادری کو سلام بھیجا ہے سرکار فرماتے ہیں سلام الیاس کو پہنچ جائے گا۔“

(ماخوذ از کتاب ”سرکار کا پیغام عطار کے نام“)

قارئین کرام! ذرا غور کریں پہلے اس خواب کی حقیقت کو ملاحظہ کریں۔ ایک اسلامی بھائی نے خواب دیکھا خواب دیکھنے والا ہی نہیں معلوم۔ کہاں کا رہنے والا ہے، باپ کا نام کیا ہے؟ اب ذرا اس خواب کو دیکھیں اللہ تعالیٰ سلام بھیج رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سلام پہنچا رہے ہیں۔ معاذ المولیٰ تعالیٰ۔ کیا کوئی ثابت کرے گا کہ کبھی کوئی ایسا خواب کسی بڑے سے بڑے ولی یا حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے کسی معتبر کتاب میں گذرا؟ جو ایک

اعتزانی جاہل امیر کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ معاذ اللہ رب العلمین۔

اسی کتاب ”سرکار کا پیغام عطار کے نام“ کے صفحہ ۴۴۳ پر ایک مجہول نامعلوم شخص کے نام سے ایک خواب اور گڑھا اور لکھ مارا:

”میرے دل کی آنکھیں کھل گئیں۔ مجھے اپنے شہر سے بیٹھے بیٹھے آقا کی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا، قریب ہی نورانی چہرے والے دو بزرگ بھی موجود تھے ان میں ایک کی طرف اشارہ کر کے کچھ یوں ارشاد فرمایا یہ احمد رضا ہیں ان کے مسلک کو اپنالو، پھر دوسرے شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ الیاس قادری ہیں ان سے مرید ہو جاؤ۔“

ذرا غور کریں کہ اگر اس خواب کو معتبر مانا جائے تو یہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہے کہ الیاس سے مرید ہو جاؤ گویا جو الیاس سے مرید ہو گیا وہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا عامل ہوا اور جو مرید نہ ہوا وہ حکمِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تارک ہوا۔ حکمِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ماننا واجب ہے۔ اور تارک واجب گناہگار ہوا لہذا جو کسی اور سلسلہ طریقت کے بزرگ سے مرید ہو گیا وہ گناہگار ہوا یا نہیں؟ معاذ اللہ رب العلمین۔

حیرت میں ڈوب جانے کی بات ہے جوٹی وی ایک عرصہ دراز تک اس پاکستانی جماعت کے نزدیک حرام تھی اور اُسے دشمنِ سرکار قرار دیا اور اپنی کتاب میں بھی لکھ دیا کہ سرکار کا دشمن ہے۔

”فیضانِ سنت“ کے صفحہ ۲۷ پر عنوان ”مدینہ کی دھول کی برکت“ کے تحت ایک اسلامی بہن کا خواب تحریر کیا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ..... ”حیدر آباد کی ایک اسلامی بہن کا حلفیہ بیان ہے کہ..... میری پھوپھی جان جو ہمارے ساتھ ہی رہتی ہیں اور امیر اہل سنت محمد الیاس قادری صاحب سے بیعت ہیں، جب انہیں معلوم ہوائی وی، وی سی آر کے سخت مخالف ہیں..... لہذا انہوں نے ٹی وی کے سب تار وغیرہ کاٹ ڈالے اس کو اسٹور روم میں ڈال دیا۔ اسی روز دوپہر کو جب میں لیٹی.... میری آنکھ لگ گئی..... میں مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار فیض آثار سے مشرف ہوئی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہو کر فرما رہے تھے..... ”آج میں بے حد خوش ہوں کہ تم نے میرے بہت بڑے دشمن ٹی، وی کو نکال دیا ہے لہذا میں تمہارے گھر آیا ہوں۔“

اور اس پر خواب در خواب گڑھ ڈالے اور اس دشمن سرکار کو چوراہوں پر سنگ سار کروایا۔ کمال ہے ان دعوتیوں نے ٹی وی کو سرکار کا دشمن ثابت کیا اور سنگسار کر کے محبتِ رسول کا ڈھکوسلہ کیا، مگر دشمنان و گستاخانِ خدا اور رسول و ہابیہ، دیابنہ کے رد سے زبان خاموش، منہ بند۔ یہ کیا ہے؟ یہ محبتِ رسول ہے یا دھوکہ؟ لیکن جب ان دعوتیوں کے نزدیک اپنے ذاتی مفاد کے لئے ٹی وی کی مادی افادیت اور اہمیت کا احساس ہوا (جیسے زکوٰۃ فنڈ، صدقہ، فطرہ وغیرہ کا ایڈویٹائز، عطاری سلسلے میں مرید ہو جانے کی تشہیر) تو دعوتیوں کے امیر نے ٹی وی کو جائز کیا۔ معاذ اللہ رب العالمین۔

تو پھر ذرا اس تحریک کی چال دیکھئے کہ اس کے جواز اور اسی دشمن سرکار کے لئے پھر خواب گڑھوا ڈالے۔ لیکن ابھی تک تو بات خوابوں کی تھی، اب خواب نہیں بلکہ عالم بیداری کا ایک واقعہ سنتے چلئے۔ اور ان کی جرأت و بے باکی ملاحظہ کریں:

۳۰۔ صفر المظفر ۱۲۳۰ھ بروز جمعرات جب میں نے مدنی چینل پر سنہری

جالوں کا روح پرور منظر دیکھا تو یکا یک وہی آواز مجھے پھر سنائی دی الفاظ کچھ یوں تھے ”میرے الیاس کو تم نے ابھی تک میرا پیغام نہیں پہنچایا“

(سرکار کا پیغام عطار کے نام)

ذرا غور کریں اس دشمن سرکار (ٹی وی) سے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آواز آرہی ہے۔ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ اس تنظیم کا طریقہ کار یہی ہے جو اس کا امیر کہے وہ مسلک اعلیٰ حضرت جو منع کرے وہ مخالف مسلک اعلیٰ حضرت۔ معاذ اللہ رب العلمین۔ یہ ان کی شیطانی چال ہے کیونکہ اس جماعت کا امیر کھلے عام ٹی وی پر آگیا ہے۔ لہذا عوام کو یہ ذہن دیا جا رہا ہے کہ جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ٹی وی کی مدد لے کر اپنا پیغام پہنچایا، سرکار کی آواز ٹی وی پر آرہی ہے تو اب اگر ہمارے امیر کی آواز ٹی وی پر آگئی تو اس میں کون سی قباحت ہے۔ معاذ اللہ۔

اسی سلسلے کی ایک اور مثال حضور خواجہ اعظم کی تصویر کی اشاعت ہے اس کا بھی مقصد یہ ہے کہ جب خواجہ غریب نواز کی تصویر ہو سکتی ہے تو الیاس کی تصویر میں

کون سی قباحت ہے۔ لہذا سنی مسلمانو! ان کی سازشوں کو سمجھو، اپنے پرائے، دین کے دشمن کی پہچان کرو۔ اور صحیح مسلک کے ماننے والوں کے قدم بقدم چلو۔ اور دشمنانِ مسلک اعلیٰ حضرت سے دور رہو اسی میں ایمان کی حفاظت ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۴۳ پر ایک خواب گڑھا اور کتاب میں چھاپا۔ نام نہاد مبلغ دعوتِ اسلامی عبدالقادر عطار کی کو ایک بار خواب میں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ سرکار نے فرمایا الیاس قادری کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ جو تم نے الوداع تاجدارِ مدینہ والا قصیدہ لکھا ہے وہ ہمیں بہت پسند آیا ہے اور کہنا کہ اب کی بار جب مدینے آؤ تو کوئی نئی الوداع لکھنا اور ممکن نہ ہو تو وہی الوداع سنا دینا۔

اس مقام پر وہابیوں کے ایک خواب کی بات یاد آتی ہے جو مدرسہ دیوبند کے بارے میں ہے کہ ”اس سے مرتبہ اس مدرسے کا معلوم ہوا“، بعینہ یہ بات دعوتی کہنا چاہتے ہیں کہ ”اس سے مرتبہ الیاس عطار کا، الیاس عطار کے قصیدے کا معلوم ہوا“، اب دنیا کے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ صرف الیاس عطار کا لکھا ہوا سلام، قصیدہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر پیش کریں۔ اب قصیدہ بردہ شریف سرکارِ اعلیٰ حضرت کا مشہور زمانہ سلام اور دیگر بزرگانِ دین کے نعتیہ اشعار و سلام کے پڑھنے کی معاذ اللہ ضرورت نہیں ہے۔ ورنہ کم از کم ایک خواب سرکارِ اعلیٰ حضرت کے بارے میں بھی دیکھ لیا ہوتا۔ یہاں پر اس خواب کے بارے میں غور طلب بات

یہ ہے کہ نبی فرمائیں کوئی نئی الوداع لکھنا اور ممکن نہ ہو تو وہی الوداع سنا دینا، کیسا
 رکیک علم غیبِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر حملہ ہے اور اختیارِ مصطفیٰ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مشکوک بنایا جا رہا ہے کہ نبی حکم دیں کہ نئی الوداع لکھنا اور
 ممکن نہ ہو تو وہی الوداع سنا دینا، معاذ اللہ گویا نبی کو اس بات کا علم ہی نہیں کہ الیاس
 نئی الوداع لکھ سکتا ہے کہ نہیں اور سرکار کو اختیار ہی نہیں کہ الیاس سے نئی الوداع لکھوا
 سکیں۔ معاذ اللہ۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی اگر فرمائیں تو غیر ممکن ممکن ہو جائے۔

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ سخن پھول
 میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہوا ملک کے حبیب یعنی محبوب و محبت میں نہیں میرا تیرا
 اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کرو روں درود

اسی کتاب کے صفحہ ۳۱ پر ایک خواب گڑھا۔ سرکار فرما رہے ہیں ”اس
 زمانے کے تمام اولیاء میں الیاس قادری سے مجھے سب سے زیادہ محبت ہے، ہمیشہ
 ان کی اطاعت کرتے رہنا اور ان کے دامن کو کبھی مت چھوڑنا، ان کے دیئے ہوئے
 مدنی انعامات کے مطابق عمل کرتے رہنا یہ مدنی انعامات میرے اس پیارے کی
 طرف سے اُمت کے لئے تحفہ ہیں۔“

غور کریں اس زمانے کے اولیاء میں الیاس سے مجھے سب سے زیادہ محبت
 ہے یعنی الیاس کی ولایت کی گواہی سرکار دے رہے ہیں۔ معاذ اللہ رب العلمین۔

اور جتنے ولی ہیں ان میں سب سے بڑا مرتبہ الیاس کا ہے۔ معاذ اللہ رب العلمین۔
اس لئے جس سے زیادہ محبت ہوگی اتنا ہی اس کا مرتبہ بڑا ہوگا۔

اور دوسرا حکم کہ ہمیشہ ان کی اطاعت کرتے رہنا۔ اور ان کے دامن کو کبھی
مت چھوڑنا۔ چاہے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہتے رہیں۔ معاذ اللہ رب
العلمین۔ کیا کبھی کسی نے اس طرح کا واقعہ کسی جلیل القدر عالم، بزرگانِ دین میں
سے یا اعلیٰ حضرت کے تعلق سے سنا۔ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ تو جب اس دنیا
سے دارِ آخرت کی طرف سفر فرما رہے ہیں تو اس وقت یہ وصیت فرما رہے ہیں کہ ”
میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض
سے اہم فرض ہے، لیکن یہ کیسے عاشقِ اعلیٰ حضرت ہیں کہ صرف اپنی اطاعت کے
بارے میں گڑھے ہوئے خوابوں کو اپنی کتابوں میں چھپوا کر ہزاروں لاکھوں کی تعداد
میں تقسیم کر رہے ہیں۔

نیز بیانِ سرکار پر اتنی بڑی تہمت کی جرأت کہ ایک جاہل کے بارے میں
سرکار فرمائیں کہ ہمیشہ ان کی اطاعت کرتے رہنا۔

حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ اپنی کتبِ مبارکہ کی اطاعت کا حکم دیں اور
الیاسی الیاس کی اطاعت کا پیغام عام کریں۔ بولنے کیا یہ مسلکِ اعلیٰ حضرت ہے یا
شخصیتِ پرستی؟ اعلیٰ حضرت کے فرمان پر عمل کرنا ہے یا مذاقِ اڑانا؟
اور خواب میں آگے بیان کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا: ”اُن کے دیئے

ہوئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کرتے رہنا یہ مدنی انعامات میرے اس پیارے کی طرف سے اُمت کے لئے تحفہ ہیں“

تو کیا یہ کہا جائے کہ مدنی چینل بھی مدنی انعامات میں سے ہے؟ اور مدنی چینل اُمت کے لئے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے تحفہ ہے؟ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

اسی کا نتیجہ ہے کہ عطاری بکنے لگے، کاغذ کو اپنے منہ کی طرح کالا کرنے لگے اور یہاں تک کہہ ڈالا۔

مدنی چینل میں جو ساتھ دے عطار کا اس پہ رحمت ہو خدا کی کرم سرکار کا
جس کو مدنی چینل سے پیار ہے انشاء اللہ انشاء اللہ اس کا بیڑا پار ہے

آئیے ایک اور خواب کی طرف چلتے ہیں۔ صفحہ ۳۶، ۳۷ پر ایک خواب گڑھا: ”ایک یمنی بزرگ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے آپ کو خواب میں مکہ الحرام میں پایا اتنے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کعبۃ اللہ شریف کے دروازے پر لائے اور کعبۃ اللہ شریف کا دروازہ کھل گیا۔ میں سرکارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ کے ساتھ اندر داخل ہو گیا وہاں ایک شخص اپنے سر پر سبز عمامہ شریف پہنے بیٹھے ہوئے تھے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مدنی سرکار دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دعوتِ اسلامی

کے امیر محمد الیاس قادری ہیں۔“

قارئین کرام! ذرا غور کریں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
 یمنی بزرگ کو لیکر کعبہ شریف کے اندر تشریف لے جا رہے ہیں یعنی اللہ کے نبی صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم الیاس کا تعارف کر رہے ہیں۔ اس بیان سے پتہ چلا کہ
 جب دیدارِ عطار کوٹی وی پر خانہ خدا میں کرا کر بھی جب دل نہیں بھرا تو اب نبی کے
 ذریعے الیاس کا تعارف کرایا جا رہا ہے۔ اس بیان میں یہ جملہ بھی قابلِ غور ہے کہ
 بیٹھے ہوئے تھے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ
 نبی کے مرتبہ کے مقابلے اس دعوتی کو اپنے امیر کے اعلیٰ مرتبہ ہو جانے کی زیادہ فکر
 لاحق تھی۔ بہر حال صورتِ مذکورہ میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ الیاس بیٹھا ہے اور
 نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں۔ معاذ المولیٰ تبارک وتعالیٰ۔

قارئین کرام! ذرا سرکارِ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی بارگاہ میں چلیں۔ جب
 میرا مجدد اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کرنے لگا تو اپنے معتقدین کو بلایا اور
 وصیت فرمائی ”جب میرا انتقال ہو جائے اور میری قبر کھودی جائے تو اتنی گہری ہو کہ
 میں آرام سے کھڑا ہو جاؤں“ لوگوں نے پوچھا حضور ایسا کیوں؟ ارشاد ہوا کہ فقیر
 زندگی بھر تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا درس دیتا رہا اور کھڑے ہو کر
 سلام پڑھتا رہا اور کھڑے ہو کر صلاۃ و سلام پڑھنے کی حلت، فضیلت اور باعث
 شفاعت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر دلیلیں دیتا رہا اور اس امر محمود کے

منکرین پر شرعی حدود قائم کرتا رہا۔ تو جب کل قبر میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم تشریف لائیں گے تو مجھے یہ کیسے گوارہ ہوگا کہ اس وقت میں لیٹا رہوں۔ بلکہ کھڑے ہو کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کروں گا۔

سبحان اللہ! یہ میرے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت، دنیا میں رہے تو تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کا درس دیتے رہے اور دنیا سے تشریف لے جا رہے ہیں تو تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کا درس دیتے ہوئے جا رہے ہیں۔ لیکن اب نام نہاد عاشقِ اعلیٰ حضرت کو دیکھئے کہ الیاس بیٹھا ہوا ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم تشریف لائے تو الیاس کھڑا ہو جاتا لیکن کھڑا کیسے ہوتا اس لئے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی عظمت ثابت کرنا تھی۔ سچ فرمایا حضورِ اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ نے کہ خبیث قلب سے ہی خبیث خیالات باہر آتے ہیں۔ اگر خبیث باطنی کے سبب یہ خواب شیطان نے دکھا بھی دیئے تھے تو ایسے بے ادب گڑھے ہوئے خوابوں کو آخر چھاپنے کی کوئی مجبوری اور ضرورت تھی؟

الیاس عطار نے اپنی بہت موٹی کتاب ”فیضانِ سنت“ کے صفحہ ۳۳ پر لکھا: ”سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ فیضانِ سنت ہے اور میرے الیاس کی طرف

سے میری امت کے لئے تحفہ ہے۔“

مسلمانو! اللہ! ہوش میں آؤ اور اللہ اور اس کے رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پناہ مانگتے ہوئے حق پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اس کتاب میں جو اس جماعت کی سب سے معتبر کتاب ہے، اس میں اس خواب کو نقل کر کے اللہ عز و جل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ میں کیسی شدید توہین کی گئی ہے کہ ایک ایسی کتاب جس میں جگہ جگہ ایسی چیزیں بیان کی گئی ہیں جو انتہائی گمراہیت یہاں تک کہ کفر پر مشتمل ہیں جیسے اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۸۳ پر عید الفطر اور رمضان المبارک کے ذکر کے تحت ایک عبارت نقل کی گئی ہے۔

..... ”ہم عید کیوں نہ منائیں۔ دیکھئے نا! جب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی پاتا ہے تو ہر سال اسی ماہ کی اسی تاریخ کو اس کی یادگار کے طور پر جشن منایا جاتا ہے“.....

جس کو کئی مفتیانِ کرام نے فتاویٰ رضویہ شریف کے حوالے سے کفری قرار دیا ہے، نیز مفتی ایوب صاحب نعیمی اور مفتی شمشاد صاحب بدایونی خلیفہ حضور تاج الشریعہ دام ظلہ الاقدس نے بھی اس عبارت پر حکم کفر ثابت کیا ہے اور ان کی فتوے کی نقلیں کافی تعداد میں شائع ہو چکی ہیں۔

افسوس صد افسوس! جس کتاب کی عبارت کو علمائے اہل سنت کفر و ضلالت قرار دیں اُسی کتاب کو نام نہاد دعوتِ اسلامی والے کہیں کہ یہ سرکار کی طرف سے

امت کے لئے تحفہ ہے۔ معاذ اللہ رب العالمین۔ تو کیا یہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین نہیں ہے؟ یا پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو معلوم نہ تھا کہ میں جس کتاب کو امت کے لئے تحفہ قرار دے رہا ہوں اس کتاب میں شرعی خرابیاں یہاں تک کہ کفریات بھی موجود ہیں۔ مذکورہ خواب سے کیا علم غیبِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا انکار لازم نہیں آتا؟ کیا یہ علم غیبِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر حملہ نہیں؟ ہے ضرور ہے۔ لیکن ان نام نہاد دعوتیوں کو تو اس خواب کو بیان کر کے اپنے ذاتی مفاد کے لئے کچھ چیزوں کو ثابت کرنا تھا۔

(۱) کہ اب اس کتاب کی ہر ایک بات قبول کرنا لازم و ضروری ہے کیونکہ یہ تحفہ سرکار ہے۔

(۲) حضور سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سرکارِ حضورِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کر کے اور اپنی کتاب ”فیضانِ سنت“ کو تحفہ سرکار قرار دے کر یہ ثابت کرنا ہے کہ حضورِ غوثِ پاک و حضورِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہوں میں بھی مقبول ہے۔ تاکہ عوامِ اہل سنت میں سے کسی کو چوں چرا کی گنجائش نہ رہے۔

(۳) تاکہ عوامِ اہل سنت صرف اور صرف فیضانِ سنت ہی کا مطالعہ کریں۔ اب انہیں کسی بزرگ، کسی عالم کی کتاب پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ صرف فیضانِ سنت ہی ایک ایسی کتاب ہے جو سرکار کی طرف سے امت کے لئے تحفہ ہے۔ یا

صرف الیاس کی لکھی ہوئی کتابوں کا ہی مطالعہ کریں۔ معاذ اللہ رب العلمین۔

اس نام نہاد دعوت اسلامی کے مکتبے سے شائع ہونے والی ایک کتاب جس کا نام رکھا ”منے کی لاش“ جس میں جگہ جگہ پیران پیر دستگیر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ”مدنی منا“ کہا گیا اور ایک جگہ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے لکھا ”مدنی منا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا“ علمائے حق پر یہ بات مخفی نہیں کہ توہین کا دار و مدار عرف پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضور سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”تعریف، توہین کا دار و مدار عرف پر ہے“ اور لفظ ”منا“ کا استعمال اپنے سے چھوٹے کے لئے ہوتا ہے۔ اگر الیاس کی سوانح بیان کرتے ہوئے کہے کہ ”الیاس منا بھاگ کھڑا ہوا“ یا صرف الیاس کو ”منا“ کہے۔ کیا الیاس کے ماننے والوں کو برا نہیں لگے گا؟ یا کسی پیر صاحب کو منا لکھا جائے یا اس کے بارے میں کہا جائے ”بھاگ کھڑا ہوا“ تو کیا یہ بات تنقیصِ شان کے مترادف ہوگی یا نہیں؟ تو پھر اس کتاب کے ٹائٹل پر الیاس عطار کو ”پاکستانی منا“ لکھ کر کیوں نہیں چھاپ دیا گیا؟ اس لئے کہ اس لفظ میں دعوتیوں کے نام نہاد امیر کی ضرورت اس کے چیلوں کو توہین معلوم ہوگی۔

تو کیا جس عبارت میں الیاس کی توہین ہو اس میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین نہ ہوگی؟ ضرور ہوگی۔ لیکن عطار یوں کو صرف اپنے نام نہاد امیر سے ایسی محبت و عقیدت ہے کہ اس محبت و عقیدت کے بدلے کسی بزرگ کی

شان میں گستاخی لازم آئے وہ بھی انہیں گوارا ہے۔ معاذ اللہ رب العلمین۔
 انہی پاکستانی دعوت غیر اسلامی والوں نے اپنے مکتبہ المدینہ سے شائع
 ہونے والی ایک کتاب ”مخالفت محبت میں کیسے بدل گئی“ کے صفحہ ۱۶ پر ایک خواب
 لکھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ الیاس سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر
 والی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور غوث پاک مرید کرتے ہوئے وہی الفاظ دہرا رہے ہیں
 جو الیاس پڑھاتا ہے۔

قارئین کرام! بنظر انصاف اس خواب کو پڑھیں، خواب کی آڑ لے کر سرکار
 غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیسی گھلی توہین کی جا رہی ہے۔ معاذ اللہ رب
 العلمین۔ کہ الیاس عطار سرکار حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر والی کرسی
 پر بیٹھا ہوا ہے۔

اب آئیے حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے قطب
 الاقطاب فرد الافراد محبوب سبحانی غوثِ صمدانی مطلوبِ ربانی شہبازِ لامکانی سیدنا
 سرکار ابو محمد عبدالقادر الحسینی الحسینی البجیلانی البغدادی سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کی جاہ و حشمت، شان و شوکت، عظمت و رفعت، ہیبت و سطوت اور جلالتِ شان
 معلوم کریں۔ فرماتے ہیں:

غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث
 بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث

تو اپنے وقت کا صدیق اکبر
 مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل

الوہیت ، نبوت کے سوا تو تمام افضال کا قابل ہے یا غوث
 صحا بیت ہوئی پھر تابعیت بس آگے قادری منزل ہے یا غوث
 ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں وہ طبقہ مجملًا فاضل ہے یا غوث

لیکن افسوس صد افسوس! الیاس عطار سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کے برابر میں بیٹھنے کا دعویٰ کر کے عوام کو یہ ذہن دینا چاہتا ہے کہ بڑے بڑوں کا
 مرتبہ تو غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں تک ہے لیکن میرا مقام یہ ہے کہ
 میں سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر بیٹھا ہوں، میرا مرتبہ پہچانو! معاذ
 اللہ رب العلمین۔

(۲) سرکار غوث پاک مرید فرماتے ہوئے وہی الفاظ پڑھا رہے ہیں جو امیر اہل
 سنت پڑھتے ہیں یعنی سرکار حضور غوث پاک نقل الفاظ میں الیاس کے تابع ہوئے۔
 معاذ اللہ رب العلمین۔

(۳) سرکار حضور غوث پاک فیضان سنت سے درس دے رہے ہیں۔ اس سے عوام
 کو یہ ذہن دینا ہے کہ جب حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کتاب سے درس
 دے رہے ہیں تو یہ ہر ایک سنی پر لازم ہے چاہے وہ مولانا ہو یا مفتی ہو کہ حضور غوث
 پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے فیضان سنت سے درس دے کر
 غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت پر عمل کرے۔ معاذ اللہ رب العلمین۔ (ان

پاکستانی دعوتیوں کی اس بے باکانہ جرأت سے بعید نہیں کہ اس طرح کا خواب بھی گڑھ کر چھاپ دیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی معاذ اللہ رب العلمین فیضان سنت کا درس دے رہے تھے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔)

افسوس! ان پاکستانی دعوتیوں نے کیسی شدید سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی ہے جب کہ اس دور میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کے ٹکڑوں پر پلنے والوں نے الیاس عطار پاکستانی کی کتاب ”فیضان سنت“ میں کتنی شرعی خامیاں یہاں تک کہ اس کتاب کی ایک عبارت پر حکم کفر ثابت کر دیا۔ لیکن ان پاکستانی عطاریوں نے اس کفریہ عبارت والی کتاب سے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درس دینا ثابت کرتے ہوئے کیسا خطرناک بہتان آپ کی ذات مبارک پر باندھ کر وہابیہ دیابنہ کو یہ بات کہنے کا موقع دیا کہ تمہارے پیران پیر ایک کتاب میں صحیح غلط تک سے واقف نہ تھے، بلکہ حضور غوث پاک ہی کیا بلکہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات مبارک پر بھی وہابیہ دیابنہ کو سوال کرنے کا موقع انہی پاکستانی دعوتیوں نے دیا کہ تمہارے نبی تو معاذ اللہ اتنا بھی علم نہیں رکھتے تھے کہ جس کتاب کو میں امت کے لئے تحفہ قرار دے رہا ہوں اس میں شرعی خرابیاں بھی ہیں اور کفر بھی۔ معاذ اللہ رب العلمین۔ سنی مسلمانو! یہی تو پاکستانی دعوت الیاسی کی خفیہ پلاننگ ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت اور اعلیٰ حضرت کہتے کہتے پورے دین کو ہی تہس نہس کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سنیوں کو ان کے شر سے محفوظ

فرمائے۔ آمین۔

مولوی الیاس عطار اپنی کتاب ”پُر اسرار بھکاری“ عنوان ”ایثار کی مدنی بہار“ کے تحت لکھتے ہیں: ”ایک اسلامی بہن کے ساتھ پیش آنے والی ایک مدنی بہار مختصر اُعرضِ خدمت ہے۔ بمبئی کے ایک علاقے میں تفسیر قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع پیر شریف ۲۲/ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ بمطابق ۱۲/۳/۲۰۰۷ء کے اختتام پر ایک ذمہ دار اسلامی بہن کے پاس کسی نئی اسلامی بہن نے اپنی چپل کی گم شدگی کی شکایت کی ذمہ دار اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے اپنی چپل کی پیشکش کی وہاں موجود ایک دوسری اسلامی بہن جن کو مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے سات ماہ ہوئے تھے اُس نے آگے بڑھ کر یہ کہتے ہوئے کہ ”کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی“ باصرار اپنی چپلیں پیش کر کے اُس نئی اسلامی بہن کو قبول کرنے پر مجبور کر دیا اور خود پا برہنہ یعنی ننگے پاؤں چلی گئی رات جب سوئی تو اس کی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی کیا دیکھتی ہے کہ سرکارِ نامدارِ مدینہ کے تاجدارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے جلوہ فرما ہیں نیز ایک معمر مبلغِ دعوتِ اسلامی سر پر سبز عمامہ شریف سجائے قدموں میں حاضر ہیں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے ”چپل ایثار کرتے وقت

تمہاری زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ”کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اتنی بھی قربانی نہیں دے سکتی“ ہمیں بہت پسند آئے۔ علاوہ ازیں حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔

قارئینِ کرام! دیکھا آپ نے اس خواب میں ”ایثار“ کی آڑ لیکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کیا توہین نہیں کی جا رہی ہے؟ اور یہ دکھانے کی کوشش نہیں کی گئی ہے کہ اے عطار یو! الیاس کے مقام کا تو پوچھنا ہی کیا جب الیاس عطار کی پاکستانی تنظیم کے اجتماع میں آنے والی الیاس کی شیدائی و معتقدہ مبلغہ کا یہ مرتبہ اور یہ عظمت ہے کہ اس عورت کو جس کی چیل اجتماع میں غائب ہو گئی تھی چیل دینے پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زیارت ہو رہی ہے (معاذ اللہ رب العلمین) اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت خوش ہیں (معاذ اللہ رب العلمین)

تو اے عطار یو! پھر الیاس عطار کا مقام و مرتبہ کتنا بلند ہے اور دوسری یہ جیتی جاگتی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر تہمت بھی دھری جا رہی ہے کہ عورتوں کے اجتماع سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خوش ہیں۔ تاکہ پھر کسی عالمِ حق کو عورتوں کے اجتماعات کے عدمِ جواز پر بولنے کی جسارت ہی نہ رہے۔ جب کہ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب مستطاب ”مروج النجاء لخروج النساء“ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسجد جیسی جگہ کی حاضری کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عورتوں کو منع فرمادیا اور یہ خبیث عورتوں کے اجتماع کا جواز

واجازت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جانب منسوب کر رہا ہے۔ معاذ اللہ رب العلمین۔

اور اس خواب کو ذرا غور سے پڑھیں کہ خواب میں زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اہمیت کو کیسے کم کیا جا رہا ہے۔

جب کہ عالمِ خواب میں زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کیا مقام اور مرتبہ ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر علمائے کرام و عرفائے ذوی الاحترام طویل مجاہدات و ریاضات کرنے کے بعد جا کر اس سعادت سے مشرف و فیضیاب ہوئے۔

بالخصوص سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتبِ مبارکہ میں زیارتِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سعادت سے شرفیاب ہونے کے فضائل کے ساتھ ساتھ اس سے سرفراز ہونے کے مبارک و متبرک عملیات و اوراد و وظائف تحریر فرمائے اور مزید یہ فرمایا کہ تیری یہ جستجو، محنت، علم و عمل، زہد و تقویٰ سب اپنی جگہ لیکن زیارت سرکار اللہ عز و جل کے فضل اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کرم پر ہے اور وہ عظیم نعمتِ الہی اور دولتِ بے بہا ہے کہ جس کے لئے علماء اور عارفین نے سالہا سال اور مدتیں گزاریں۔ کیونکہ محبوب کا دیدار حق کا دیدار ہے۔ جیسا کہ فرمانِ سرکار ہے مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ یعنی جسے میرا دیدار ہوا اُسے دیدارِ حق ہوا۔ تبھی تو سرکارِ اعلیٰ حضرت پکارا ٹھے۔

گھلے کیا رازِ محبوب و محبتِ مستانِ غفلت پر
شرابِ قَدْ رَأَى الْحَقَّ نَيْبِ جامِ مَنْ رَانِي ہے

سبحان اللہ! اور حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

دریں ورطہ کشتی فروشد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

لیکن دعوتیوں نے تو زیارتِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا
خواب میں مشرف ہونا اتنا ارزاں اور سستا کر دیا کہ معاذ اللہ صرف ایک دعوتی کو
چپل دینا سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہونے
کا ذریعہ اور سبب بن گیا۔ (معاذ اللہ)

اور کیا اس جگہ ایثار کی آڑ لے کر حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ
وسلم کی شانِ اقدس میں توہین نہیں کی جا رہی ہے؟

ایک کتاب جس کا نام ”رسائل عطاریہ، احکامِ غسل، وضو اور نماز“ جس
کے مؤلف نام نہاد ”دعوتِ اسلامی“ کے امیر جناب الیاس صاحب ہیں۔ ناشر مکتبۃ
المدینہ ۴۲۱ میا محل اردو مارکیٹ جامع مسجد دہلی نمبر ۶۔ اس ذکر کی ہوئی کتاب کے
صفحہ ۹ پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ جس کا اندازِ کتابت اور تحریر اس طرح ہے۔
چالیس متفرق مدنی پھول: (۱) پیشاب، پاخانہ، ودی، ندی، منی، کیڑا یا پتھری مرد یا

عورت کے پیچھے سے نکلیں تو وضو جاتا رہے گا۔

اور صفحہ ۲۸ پر اس طرح ہے۔

احتلام کے پانچ ضروری احکام

مدینہ: منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا..... الخ

مدینہ: اگر منی پتلی پڑ گئی..... الخ

مدینہ: اگر احتلام ہونا..... الخ

مدینہ: اپنے ہاتھوں سے مادہ خارج کرنے سے..... الخ

کیا پیشاب، پاخانہ، منی وغیرہ کو ”مدنی پھول“ کہنے سے مدینہ طیبہ کی صریح توہین نہیں ہے؟ یہ پاکستانی دعوتی، یا اُن کے حمایتی اور طرفدار تو یہی کہیں گے کہ اس عبارت میں کوئی توہین نہیں ہے۔

لیکن اس سلسلے میں ہمارا اعتراض یہ ہے کہ جس موقع محل پر لفظ ”مدنی پھول“ اور لفظ ”مدینہ“ کی نسبت کی گئی ہے اور استعمال کیا گیا ہے اس موقع محل پر اس متبرک لفظ کی نسبت اور استعمال نہایت ہی ادب کے خلاف اور موجب توہین ہے۔ جس اُسلوب تحریر اور انداز کو الیاس نے اپنایا ہے اگر اسی انداز میں لکھا جائے جیسے:

چالیس متفرق عطاری پھول: (۱) پیشاب، پاخانہ، ودی، ندی، منی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے پیچھے سے نکلے تو وضو جاتا رہے گا۔

احتلام کے پانچ ضروری احکام

الیاس عطار: منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا..... الخ

الیاس عطار: اگر منی پتلی پڑ گئی..... الخ

الیاس عطار: اگر احتلام ہونا..... الخ

الیاس عطار: اپنے ہاتھوں سے مادہ خارج کرنے سے..... الخ

تو کیا اس اُسلوبِ تحریر اور انداز میں ان پاکستانی دعوتیوں کے نزدیک الیاس کی توہین ہوگی یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں کہ توہین اور تعریف کا دار و مدار عرف پر ہے۔ اس سلسلے میں کتاب ”الطاری الداری لہفوات عبد الباری“ سے ایک حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔ جو اس مقام پر حجتِ واضحہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

”جناب (عبد الباری فرنگی محلی) ۳۱ھ میں غریب خانہ پر تشریف لائے تھے تھانوی صاحب کے کفر و ارتداد ملعون کا تذکرہ چلا جناب نے حسبِ عادت حمایتِ ارتداد رمانی اور اُس کی عبارت توہینِ سرکارِ رسالت سے پاک بتائی۔ اس پر یہ عرض کی گئی کہ اگر کوئی آپ کے والد ماجد مرحوم و جد امجد مغفور کو کہے کہ اُن کی ذاتِ مقدسہ پر عالم کا حکم کیا جانا اگر بقولِ مردم صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض علم ہے یا کل۔ اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں اُن دونوں کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر بچے پاگل بلکہ ہر کلب و خنزیر کے لئے بھی

حاصل ہے اور تمام علوم مراد ہیں تو اس کا بطلان عقل و نقل سے ثابت۔

کیا آپ اسے ان دونوں بزرگوں کی توہین نہ سمجھیں گے اُس وقت تو آپ نے اپنی بات رکھنے اور مرتد کی تہج کے لئے انکار فرمادیا کہ اس میں میرے باپ دادا کی کوئی توہین نہیں مگر دل پر ایسی چٹھی کہ آج تک یاد ہے حضرت سید محمد میاں صاحب دامت برکاتہم کو جو اُن کی اور میری اور تمام مسلمانوں کی تکفیر ۳۰ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ میں لکھی اُسے تو آپ دوہی برس میں ایسا بھول گئے کہ یاد دلانے پر بھی یاد نہ آئی لیکن یہ آٹھ برس کی دل پر لکھی رہی چوٹ لگی تھی اور ایسی کی اب تک سرد نہ ہوئی الحمد للہ حق کا بیج جو میں نے آپ کی زمینِ دل میں ڈالا تھا آٹھ برس میں درخت ہو کر آج اُس کی شاخیں جناب کے منہ سے نکلیں مجھے فرماتے ہیں ”جناب نے میرے والد مرحوم اور جد مغفور کی تشبیہ میرے دو بدوکتے اور خنزیر سے دی الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ کہ آج آپ نے اس عبارت میں تشبیہ ہونا قبول دیا۔ اب جو کچھ تھانوی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی شانِ اقدس میں لکھا اُس پر نظر ثانی فرمائیے اور آپ کے باپ دادا کی نسبت جس فرضی عبارت سے سوال تھا اُس سے حرف بحرف ملاتے جائیے۔ تھانوی نے کہا:

”آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں

بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے اور تمام علوم غیب مراد ہیں تو اس کا بطلان عقل و نقل سے ثابت۔

اب فرمائیے ایمان ایمان سے بول چلئے اگر ایمان کا دعویٰ ہے کہ الف: بعینہ وہی عبارت ہے یا نہیں ب: ہے تو جیسی اُس میں اپنے باپ دادا کی کتے سور سے تشبیہ مانی تھی یو ہیں اس میں بھی سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تشبیہ ہر بچے پاگل ہر چوپائے ہر جانور سے (جن میں کلب و خنزیر بھی داخل ہیں) ہوئی یا نہیں۔ نہیں تو کیا فرق ہے کہ آپ کے باپ دادا کے حق میں وہ گندی تشبیہ ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں منہ بھر کر گالی دی جائے تو وہ خبیث تشبیہ نہ ٹھہرے اُس کی حمایت و توجیہ ہو کیا آپ کے نزدیک آپ کے باپ دادا کی شان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ سے اعظم ہے کہ اُن کے حق میں اُسے بُری تشبیہ کہا جائے اور حضور کے حق میں گندی تشبیہ نہ قرار پائے۔ ج: اگر تشبیہ ہے اور بیشک صریح ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ان ناپاکوں سے تشبیہ دینی حضور کی توہین ہے یا نہیں۔ د: اگر ہے اور بلاشبہ یقیناً قطعاً صراحۃً ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین یقیناً کفر اور توہین کرنے والا مدعی اسلام قطعاً کافر مرتد خارج از اسلام ہے یا نہیں۔ ہ: اگر ہے اور بیشک بیشک بیشک ہے تو اسے مسلمان جاننا اُس کے لئے تعظیسی لقب و خطاب ماننا کفر اور ایسا جاننے والا کافر ہے یا نہیں۔ بینوا

تو جروا۔ بیوا تو جروا۔ بیوا تو جروا۔ اس بیوا تو جروا سے استفتاء نہ سمجھئے کہ آپ ترک فتویٰ نویسی کی آڑ لیں (اگرچہ باوصف اڈے ترک فتوائے کمیٹی پر دستخط فرماتے ہیں) بلکہ یہ وہی مفاہمہ کا استفسار ہے جلد بولنے امر شدید ہے اور موت قریب اور واحد قہار کا عذاب سخت والعیاذ باللہ رب العلمین۔

(الطاری الداری لہفوات عبد الباری، صفحہ ۱۲ تا ۲۱)

لیکن افسوس یہ ہے کہ آج کل کے اکثر پیرانِ عظام و علمائے کرام کو یا تو یہ توہینیں دکھائی نہیں دے رہی ہیں یا اگر دکھائی دے رہی ہیں تو پھر کسی منفعتِ دنیوی کی بنیاد پر نظر انداز کرتے ہوئے حق کہنے سے اپنی زبانوں کو بند کئے ہوئے ہیں۔

لیکن افسوس صد افسوس! پھر وہی کہنا پڑتا ہے کہ اگر انہی جیسی عبارتیں اُن پیرانِ عظام یا علمائے کرام کے بارے میں لکھ کر شائع کر دی جائیں مثلاً کسی پیر صاحب کے نام لکھ کر یہ کہا جائے کہ فلاں پیر صاحب کے چالیس پھول، نمبر ۱: پیشاب، پاخانہ، منی..... الخ۔ تو پھر ان پیر صاحب اور عالم صاحب کے تیور تو دیکھئے جو بن پڑے کریں گے اور ان کے معتقدین مریدین آسمانوں کو کس طرح سروں پر اٹھالیں گے کہ الامان! لیکن افسوس! کیسی کیسی فحش عبارتیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جانب منسوب کی جا رہی ہیں۔ کہیں سلام سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مذاق اڑایا جا رہا ہے، کہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر جیتی جاگتی تہمت دھری جا رہی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ٹی

دی کا سہارا لیکر اپنی آواز پہنچا رہے ہیں۔ معاذ المولیٰ تعالیٰ۔ کہیں حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منا کہا جا رہا ہے، اور کہیں سرکار غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا جا رہا ہے کہ مدنی منا بھاگ کھڑا ہوا، کہیں سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصویریں شائع کی جا رہی ہیں، کہیں حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب مبارکہ میں تحریفات (رد و بدل) کر کے عوامِ اہل سنت کو دھوکے دیئے جا رہے ہیں لیکن علماء و پیرانِ عظام یہ سب دیکھتے اور سنتے ہوئے بھی خوابِ غفلت میں میٹھی نیند سو رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اگر کوئی حق گو عالم اُن کے فتنوں، اُن کی خرابیوں کو بتا کر اُن کا رد کر کے اہل سنت کو اس سے آگاہ و خبردار کرے تو اُلٹا اُنہیں علمائے اہل سنت کے رد کرنے میں نہ وہ سُستی نہ کاہلی۔ یہی نہیں بلکہ خود اگر کوئی ان پیرانِ عظام و علمائے کرام کی بارگاہوں میں کوئی ادنیٰ سی گستاخی کر دے تو پھر اُن کے جلال اور تیوروں کا کیا پوچھنا! بس چلے تو اس شخص کا سماجک سوشل بائیکاٹ تک کر دیں گے۔ وہاں یہ نرمیاں اور یہاں یہ سختیاں۔ کیا یہی اشدّاء علی الکفار اور رحماء بینہم کی تفسیر ہے؟ کیا یہی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا طریقہ عمل ہے؟ کیا یہی سرکارِ اعلیٰ حضرت قدس سرّہ کی تحریراتِ مبارکہ کا پیغام ہے؟ اب آئیے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا کردار ملاحظہ فرمائیے۔

حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جاں نثارانِ سید الانام محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کردار ہماری نگاہوں کے سامنے موجود ہے۔ انہوں

نے تمام رشتوں کو کاٹ پھینکا اپنے عزیز رشتہ داروں کو بھی بلاتا مل خاک و خون میں ملا دیا۔

چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عتّا نے جنگ اُحد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عتّا نے بدر میں اپنے بیٹے عبدالرحمن کر لڑنے کے لئے طلب کیا، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روزِ بدر قتل کیا، حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت حمزہ و حضرت ابو عبیدہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو میدانِ بدر میں خاک و خون میں ملا دیا جو ان کے رشتہ دار تھے۔ اس طرح دنیا کو یہ دکھا دیا کہ سچے مسلمان کیسے ہوتے ہیں اور خدا اور رسول کے ساتھ اُن کا کیسا تعلق ہوتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت صدیق اکبر کے والد ابو قحافہ نے (جو اب تک اسلام نہ لائے تھے) شانِ رسالت میں کچھ گستاخی کی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس زور سے اُنہیں دھکا دیا کہ وہ منہ کے بل زمین پر آ گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میرے آقا! اگر اس وقت میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اسے قتل کر دیتا۔ بعد میں حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف باسلام ہو گئے۔ اسی کی ترجمانی سرکارِ اعلیٰ

حضرت عظیم البرکت نے یوں فرمائی۔

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بیدینوں کے دل یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

”حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ترجمہ: جب ظاہر ہوں فتنے یا فساد یا بد مذہبیاں اور عالم اپنا علم اُس وقت ظاہر نہ کرے تو اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔“

(فتاویٰ رضویہ شریف، ج ۹)

نام نہاد دعوتِ اسلامی کے امیر الیاس عطار کی ایک اور کتاب ”مغیلانِ مدینہ“ کافی عرصہ پہلے منظرِ عام پر آئی جس میں ایک سلام بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی جانب منسوب کیا جس کے کچھ اشعار قارئینِ کرام کے لئے تحریر کئے جاتے ہیں۔ پڑھکر بنظرِ انصاف خود بھی فیصلہ کریں!

بوتلوں بلکہ تو ڈھکنوں کو دالِ گندم کے دانوں چنوں کو

چوم کر آنکھ سے بھی لگا کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا

بیگنوں بھنڈیوں تریوں کو گو بھیوں گا جروں مولیوں کو

آنکھ سے لو کیوں کو لگا کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا

چوٹیوں کھوٹیوں ٹوٹیوں کو ہر طرح کی جڑی بوٹیوں کو
بار بار اُن پہ نظریں جما کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا

چاولوں روٹیوں بوٹیوں کو مرغ انڈوں کو اور مچھلیوں کو
سبزیوں کو وہاں کی پکا کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا
تھالیوں کو پیالیوں کو کہنا مرچ کو اور مسالوں کو کہنا
بتیوں کو وہاں کی جلا کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا

سنگریزوں کو اور پتھروں کو اونٹ گھوڑوں خروں خچروں
اور پرندوں پہ نظریں جما کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا
تو درختوں کو اور جھاڑیوں کو اُن کی گلیوں کی سب گاڑیوں کو
ہاتھ اپنا ادب سے لگا کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا

رسیوں قینچیوں اور چھریوں چادروں سوئی دھاگوں کو دریوں
سب کو سینے سے اپنے لگا کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا
ٹھنڈے پنکھوں کو اور ہیٹروں کو بلکہ تاروں کو اور میٹروں کو
بتیوں کو وہاں کی جلا کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا

کوئے محبوب کی بکریوں کو، مرغیوں ککڑیوں لکڑیوں کو
بلکہ تنکے وہاں کے اٹھا کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا

وغیرہ وغیرہ۔

دیکھا آپ نے کہ سلام سرکار کی آڑ لے کر کیسی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین کی جا رہی ہے یہ صرف میرا کہنا نہیں بلکہ کئی مستند مفتیانِ کرام نے اپنے فتوؤں میں تحریر کیا کہ اس سلام سے توہینِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم متبادر ہے پھر جب اس جماعت نے دیکھا کہ اس سلام سے علماء اور عوام میں مخالفت کافی بڑھتی جا رہی ہے یہاں تک کہ الیاس کے لکھے ہوئے سلام کے رد میں دیوبندی مولوی نے ایک کتاب لکھی اور اُس کتاب کا نام رکھا ”بریلوی مسلک کی میٹھی میٹھی سنتیں“ ابن لعل دین، مطبوعہ مکتبہ الفہیم منونا تھ بھنجن (یوپی)

ان دیوبندیوں کا جواب علمائے اہل سنت نے تقریراً و تحریراً دے کر جب نام نہاد مبلغین دعوتِ اسلامی سے اُس کے بارے میں پوچھا تو جواب ملا کتاب بند کر دی گئی، کسی نے کہا کہ غلطی سے ہو گیا، لیکن ایک عرصہ بعد جب عوام اور علماء کا ذہن اس جانب سے ہٹا تو اس پھر نام نہاد دعوتِ اسلامی کے مکتبے والوں نے شائع کی جس کتاب کا نام رکھا ”وسائلِ بخشش“ اس کتاب کے صفحہ ۵۸۸ سے صفحہ ۵۹۴ تک اسی سلام کو دوبارہ اس کتاب میں بعینہ شامل کر دیا۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ یہ پاکستانی دعوتِ اسلامی والوں کا کوئی نیا کارنامہ نہیں ہے بلکہ دیوبندی روش کو اپناتے ہوئے ان کی یہ عادت سی بن چکی ہے۔ ان کی کتاب کی جس عبارت پر علماء شدید رد کریں تو عوام کے ڈر سے کبھی اس کتاب کی عبارت کو حذف کر دیتے

ہیں، کہیں کہتے ہیں یہ ہماری کتاب نہیں، کہیں کہتے ہیں یہ ہمیں بدنام کرنے کی سازش ہے۔ یہ حال تو وہابیہ، دیابنہ کا بھی رہا ہے۔ پھر نام نہاد پاکستانی دعوت اسلامی والوں کا اسی پر بس نہیں اور جرأت یہاں تک بڑھ گئی کہ علمائے اکابر بلکہ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب مبارکہ کو اپنے مکتبوں سے شائع کرنے کا بہانہ بتا کر ان کی کتب مبارکہ میں تحریف و تبدیل، کمی و بیشی کرنا شروع کر دیا۔ جیسا کہ کتاب مستطاب ”الملفوظ“ شریف جس کو ان دعوتیوں نے اپنے مکتبۃ المدینہ سے شائع کیا۔ اس میں کم و بیش ۳۶ جگہ ردِ وہابیہ والی عبارتوں کو حذف کر دیا گیا۔ پھر بھی یہ نعرہ دیا گیا کہ ہم بہت بڑا کام کر رہے ہیں ساتھ ہی ساتھ عوام اور علماء سے واہ واہی بھی وصول کی اور خفیہ طور سے اُن کتب مبارکہ میں تحریفات بھی شروع کر دیں۔ پھر جب علمائے حق نے اُن کا رد تحریراً و تقریراً کیا تو پھر جواب یہ ملا کہ ہم سے غلطی ہو گئی، کتاب بند کر دی گئی۔ لیکن افسوس! آج بھی وہی تحریف شدہ کتابیں فروخت کی جا رہی ہیں۔ اس موقع پر عوام و علماء سے گزارش کرنا چاہوں گا اب مکتبۃ المدینہ سے شائع شدہ کسی بھی اکابر کی کتب مبارکہ پر اعتماد نہیں کریں۔ اس لئے کہ انہیں معلوم انہوں نے کس کتاب میں کہاں کہاں سے کن کن عبارتوں کو حذف کیا، یا تحریف کی، یا اپنی طرف سے کم و بیش کیا ہے۔ اور پھر اسی طرز پر چلتے ہوئے ایک کتاب منظر عام پر آئی جس کتاب کا نام رکھا ”سرکار کا پیغام عطار کے نام“ ہندی ایڈیشن۔ اس میں ایک جگہ لکھا ”امیر اہلسنت صلی اللہ علیہ وسلم“ (معاذ اللہ رب

العلمین) اور وہ کتاب بھی کافی عرصہ تک مارکیٹ میں فروخت کی جاتی رہی۔ پھر جب علمائے اہل سنت نے اس کا رد کیا تو پھر جواب یہی ملا کہ غلطی ہوگئی، کسی مبلغ نے کہا کہ یہ ہماری کتاب نہیں۔ الغرض جہاں جیسا ماحول و موقع دیکھا وہاں ویسی ہی بات بنا ڈالی۔ پھر وہی کتاب ”سرکار کا پیغام عطار کے نام“ ہندی اردو ایڈیشن۔ جن میں لکھے ہوئے خوابوں پر علمائے کرام نے ان کی گرفت کی اور ان کا رد تقریراً و تحریراً کیا تو پھر انہوں نے یہ کہنا شروع کیا یہ ہماری کتاب نہیں، یا غلطی ہوگئی۔ وغیرہ وغیرہ۔ پھر آخر کار انہوں نے عوام کی مخالفت کے ڈر سے اس کتاب کو اپنے مکتبوں سے فروخت کرنا بند کر دیا۔ جیسا کہ ان کے امیر کی خفیہ ہدایتوں میں یہ بھی شامل ہے کہ اس نے اپنے مبلغین کے نام اپنے خفیہ مکتوب میں پانچ خفیہ تنبیہات دعوت اسلامی کے مبلغین کو لکھی تھی۔ جس میں پانچویں تنبیہ یہ ہے۔

۵: مدینہ: اپنی کتاب ”نماز کا جائزہ“ کا پہلا ایڈیشن المکتبۃ المدینہ سے اٹھالیا جائے۔ اسے عوام کے سامنے نہ آنے دیا جائے۔ اسی خفیہ پلاننگ پر عمل کرتے ہوئے ”سرکار کا پیغام عطار کے نام“ کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے اٹھالیا گیا اور عوام اہل سنت سے پیسہ لے کر کے بھی اُسے فروخت کرنے سے منع کر دیا گیا۔ آخر کن وجوہات پر ایسا کیا گیا؟ یہ معلوم نہیں۔ اگر ایسا کرنا شرعی بنیاد پر تھا تو پھر وہ کتابیں ہزاروں کی تعداد میں ہاتھوں میں پہنچ چکی تھیں۔ اور اس کتاب سے مبلغین نے درس بھی دیئے۔ تو اب اس کا ذمہ دار عند الشرع کون ہوگا؟ یا پھر کوئی توبہ و رجوع

نامہ الیاس عطار کا عوامی طور سے شائع ہوا؟ نہیں بلکہ ”سرکار کا پیغام عطار کے نام“ کتاب پاکستان میں آج بھی مکتبۃ المدینہ سے فروخت کی جا رہی ہے۔ اور بھارت میں اس کی فروخت پر روک لگا دی گئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس جماعت کی یہ خفیہ پلاننگ ہے کہ ماحول سازگار ہوتے ہی دوسری کتابوں کی طرح منظر عام پر لے آئیں۔

اور پھر ایک خیالی تصویر جس کو خواجہ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب منسوب کیا گیا جو مکتبۃ المدینہ باپونگر احمد آباد شریف سے شائع کی گئی۔ صرف اس لئے کہ اگر الیاس عطار ٹی وی پر آچکا ہے تو یہ کون سی بڑی بات ہے جب کہ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی تصویر موجود ہے۔ معاذ اللہ رب العلمین۔ لیکن جب علماء نے اس کا رد شروع کیا تو کہیں مبلغین نے کہا کہ یہ ہم نے نہیں چھاپی، ہمارا مکتبہ نہیں، جب کہ اس پر صاف صاف مکتبۃ المدینہ احمد آباد شریف کے نام سے پورا پتہ لکھا ہوا تھا۔ پھر جب رضا اکیڈمی ممبئی نے راشٹریہ سہارا اردو روزنامہ میں اس کا رد شائع کیا اور ان جماعتیوں سے مطالبہ تو بہ کیا اور پھر مسلمانانِ چٹوڑ گڈھ راجستھان نے غصے میں آکر پمفلٹ شائع کیا جس کی ہیڈنگ تھی ”پاکستانی تنظیم دعوتِ اسلامی والوں نے سرکارِ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصویر شائع کر کے سرکارِ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی ہے“۔ جس کو ہزاروں کی تعداد میں سرکارِ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس سراپا قدس میں بٹوایا گیا۔ پھر عوام کی

مخالفت کے ڈر سے ایک اخبار میں ان دعوتیوں کا مضمون چھپا کہ اس تصویر کو ہم نے نہیں شائع کیا۔ یہ بیان دے کر جھوٹ کی فہرست میں ایک جھوٹ کا اور اضافہ کیا۔ جب کہ شہزاد احمد آباد شریف کے لوگ خوب اچھی طرح سے واقف ہیں کہ یہ مکتبہ انہیں کا ہے۔ لیکن آخر ایسا کیوں نہ ہو جب اس جماعت کا امیر ہی جھوٹوں کا سرغنہ۔ لہذا قارئین کرام! یہ تو واضح ہو گیا کہ یہ جماعت ایک خفیہ پلاننگ کے طور پر کام کر رہی ہے۔ جس کا مقصد مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگا کر مسلک اعلیٰ حضرت کو تہس نہس کرنا ہے، اس کے آثار کافی حد تک نمایاں بھی ہو چکے ہیں۔ کہ جگہ جگہ کتابوں میں تحریف، جگہ جگہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین، کہیں سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و تقدس سے کھلواڑ، کہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فتوؤں سے روگردانی اس جماعت کا شیوہ بن چکا ہے۔

ابھی حالیہ دنوں میں دعوتِ اسلامی کی جانب سے ایک پوسٹرنیٹ پر شائع کیا۔ جس پوسٹر کی ہیڈنگ تھی ”احمد رضا خان بریلوی گستاخِ رسول اور کافر“..... لیکن آج تک اس پر خاموشی طاری ہے۔ علماء نے رد کیا لیکن اس کے باوجود بھی دعوتیوں کے ساختہ امیر نے بذاتِ خود اس سے رجوع نامہ وغیرہ شائع نہیں کیا۔ افسوس صد افسوس مسلمانو! یہ ان کی خفیہ چالیں ہیں۔ یعنی ان کے دلوں میں نہ اللہ کا خوف ہے نہ رسول سے شرم۔ (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) نہ شریعت کا پاس، نہ دین کا لحاظ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ بلکہ عوام ہی کے

اعتبار سے ان کا ہر ایک لائحہ عمل ہوتا ہے۔ لیکن حیرت ہوتی ہے ان زر خرید مولویوں پر جو تقریر اور تحریر میں یہ کہتے پھرتے ہیں کہ کسی بھی چیز میں اگر کوئی خرابی ہو جائے تو اس خرابی کو دور کیا جائے گا نہ کہ اس چیز کو ہی دور کر دیا جائے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہاں دعوت اسلامی میں کچھ خرابیاں ہیں لیکن ان کے کچھ کام بھی ہیں جیسے نماز پڑھوانا، سنتوں پر عمل کروانا وغیرہ وغیرہ..... یہ ہیں آج کل کے دنیا پرست مولویوں کے الفاظ جو ان سے خاطر خواہ رقیں وصول کر کے اپنی زبان کو حق کہنے سے بند کئے ہوئے ہیں اور التباس حق و باطل پر راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے مولویوں سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ تو پھر ان مولویوں کے جواب میں یہ کہوں گا کہ پہلے تو یہ بتائیں کہ ان دعوتیوں کے اندر سے انہوں نے خود ہی ان خرابیوں کو دور کیوں نہیں کیا؟ لیکن شاید یہ ان کو معلوم ہے کہ اس جماعت کا یہ لائحہ عمل ہے کہ پیسہ دے کر، تنخواہیں دے کر مولویوں سے اپنی جماعت کی حمایت کراؤ۔ لیکن اگر کوئی مولوی ان کی خرابیاں بیان کرے اس پر دھیان نہ دو، بلکہ کرنا وہی ہے جس کا حکم ان کا خود ساختہ امیر صادر کرے۔ جیسا کہ کچھ علماء پہلے ان کے ساتھ بظاہر نعرہ مسلک اعلیٰ حضرت کو دیکھ کر ہو گئے تھے، لیکن جب انہوں نے اندرون خانہ ان کی غلطیوں اور خامیوں کو دیکھ کر اعتراضات شروع کئے تو پھر ان علماء ہی کو ان مبلغین نے آہستہ آہستہ اس جماعت سے ہی کنارے کر دیا۔ یہ اس تنظیم کی ایک خفیہ پالیسی ہے کہ کسی بھی عالم کو اتنی اتھارٹی، اتنا پاور نہ دیا جائے کہ وہ اس جماعت پر حاوی ہو۔ بلکہ

سارے پاؤں
کے قریبی

عشق اور اع
حضرت کے
محبت، دشمن

ہونا ان کا
دھوکہ دے

کے جلسوں

شیوہ بنال

دیں۔ ج

کتابیں

بہت ح

گستاخ

مدارس

مبلغوں

سارے پاور انہی افراد کو دیئے جائیں گے جو اس جماعت کے خود ساختہ امیر الیاس کے قریبی ایجنٹ ہوں۔

آخر میں قارئین سے گزارش ہے کہ جو جماعت اور تنظیم اعلیٰ حضرت کے عشق اور اعلیٰ حضرت کے نام کے مونو گرام کا سہارا لیکر، دن رات اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت کہتے نہیں تھکتی تھی اس تنظیم کا دوسرا رخ یہ ہے کہ گستاخانِ اعلیٰ حضرت سے محبت، دشمنانِ اعلیٰ حضرت کو اپنے اجتماعات میں بلانا اور ان کی محافل میں شامل ہونا ان کا شیوہ بن گیا۔ عشقِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نعرہ دے کر عوام کو دھوکہ دینے والی پاکستانی تنظیم نے آخر کیوں ان لوگوں کو اپنے اجلاس میں بلانا یا ان کے جلسوں میں جانا یا ان رسالے نکالنے اور مدارس چلانے والوں سے اتحاد کرنا اپنا شیوہ بنالیا جنہوں نے اپنی ساری کوششیں رضا اور مسلکِ رضا کو ڈیکھ کر کرنے میں لگا دیں۔ جن کے دلوں میں دشمنیِ رضا کی چنگاری بھڑک رہی ہے۔ جس کے رد میں کئی کتابیں منظرِ عام پر آئیں اور آ رہی ہیں۔ اور ان کے رد کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ فتنے بھی بہت حد تک دب گئے۔ اور الحمد للہ مسلکِ رضا کے ماننے والوں نے سمجھ لیا کہ یہ گستاخانِ اعلیٰ حضرت و مسلکِ اعلیٰ حضرت سے حسد و عناد رکھنے والوں کے رسائل و مدارس ہیں۔ یہ علمائے حق کی ان کوششوں کا نتیجہ ہے۔

لیکن عشقِ رضا کا نعرہ دے کر قوم کو دھوکہ دینے والی پاکستانی جماعت کے مبلغوں اور اُس کے خود ساختہ دعوتی امیر نے نہ تو اس کے رد میں کوئی کتابچہ لکھا نہ

اس کے ٹی وی چینل پر اس کی تردید سننے میں آئی۔ بلکہ باغیانِ مسلک اعلیٰ حضرت سے اتحاد و اتفاق اور ان سے قربت ضرور اختیار کر کے اُن کی حمایت اور تائید اُن کے رسالوں کی اعانت اور ان دشمنانِ مسلک رضا کو بلا کر ان کی خیر خواہی و حاشیہ برداری وغیرہ ضرور دیکھنے میں آئی۔ اور آج بھارت میں پاکستانی تحریک کی یہ تمام تر سازشیں جاری ہیں۔

آنکھ سے کاجل صاف چرائیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تا کی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

علم اُس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو

بھائیو! علم اُس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پادری (وغیرہ) کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں، ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اس کی تعظیم کرے گا۔ اُسے معلم المملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا۔ جب سے اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا حضور کا نور کہ پیشانی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں رکھا گیا اُسے سجدہ نہ کیا اُس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اُس کے گلے میں پڑا، دیکھو جب سے اُس کے شاگردانِ رشید اُس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں ہمیشہ اُس پر لعنت بھیجتے ہیں، ہر رمضان میں مہینہ بھر اُسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں دھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور اُستازی کا بھی۔

بھائیو! کروڑ کروڑ افسوس ہے اُس اِدّعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحدِ قہار اور محمد رسول اللہ سیدالابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے زیادہ استاد کی وقعت ہو اللہ و رسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب! ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عظمت سچی رحمت کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ آمین۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۳۰، صفحہ ۳۲۶)

ASKARI ACADEMY

Dargah Mazhar-e-Ala Hazrat, Khanqah-e-A'alia, Hashmatia
Hashmat Nagar, Pilibhit Shareef, Mob.: 8307029706, 9760863598
E-mail : askariacademy6@gmail.com